هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی!

شرح چندہ پیشگی

سرپرستان۔ معاونین۔ عام چندہ۔ ششماہی۔ بیرون ہند [illegible]

قیمت فی پرچہ ۱/ منیجر: رشید احمد خان احمدی!

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸

جلد ۲۵ قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۱ فروری ۱۹۴۰ء نمبر ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

(۱) سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کراچی میں رونق افروز ہیں۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ مع متعلقین اچھی ہے۔ الحمد للہ

(۲) ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مخدوم خان بہادر مولوی غلام حسن خاں صاحب بذریعہ موٹر پشاور تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادہ عبدالرحمٰن خاں صاحب بھی جو تعطیلات محرم پر قادیان آئے تھے۔ واپس گئے۔ امید ہے کہ خان بہادر کچھ عرصہ کے بعد پھر قادیان تشریف لاویں گے۔

(۳) ۱۸ ماہ تبلیغ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اپنے سیلون میں قادیان تشریف لائے۔ اور اپنی کوٹھی بیت الظفر میں قیام فرما ہیں۔

ولادت۔ سید عبدالحکیم گھیپلوری گجراتی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ اسکی عمر دراز کرے۔ اور خادم دین بنائے

دعائے مغفرت۔ یہ خبر نہایت افسوس سے لکھی جاتی ہے کہ مولوی عبدالرشید صاحب برادر مولوی عبدالعزیز صاحب مرحوم دو روز شدید بخار میں مبتلا رہ کر ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۷ فروری ۱۹۴۰ء بروز چہارشنبہ ڈھائی بجے دوپہر انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصی تھے۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مخلص احمدی تھے۔ احباب ان کی ترقی درجات کے لئے دعائے مغفرت فرما کر ثواب حاصل کریں۔

سلسلہ احمدیہ

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ قمر الانبیاء نے اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو کتاب سلسلہ احمدیہ رقم فرمائی ہے۔ میں نے اس کو پڑھا۔ مجھ جیسا ناچیز اور کمزور انسان جو نیا نیا جماعت میں داخل ہوا ہے۔ اسکی طاقت کہاں جو اس کے متعلق کوئی ریویو کر سکے۔ اور ریویو کرنے کے لئے کوشش کرنا بھی بے تمیزی اور بے وقوفی سمجھتا ہوں۔ مگر اس کے پڑھنے سے جو اثر میرے دل پر ہوا ہے۔ اس کے اظہار سے صرف اس وجہ سے رک نہیں سکتا کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کتاب کیا ہے۔ گویا کوزہ میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ ہماری بنگلہ زبان میں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ گائے کے گھر سے جو نقصان زمین پر پڑتا ہے۔ اس میں بارش کی وجہ سے جب پانی جمع ہو جاتا ہے۔ تو اس چھوٹے سے گھر میں جب کوئی انسان نظر ڈالتا ہے۔ تو اسکو غیر محدود آسمان اس میں نظر آجاتا ہے۔ اسی طرح اس کتاب کو اگر کوئی متلاشی حق تھوڑے سے غور سے مطالعہ کرے گا۔ تو اسکو جس طرح چھوٹے سے گھر میں آسمان نظر آجاتا ہے سلسلہ [illegible] کی پچاس سالہ تاریخ نظر آجاتی ہے۔ ابوالحسن [illegible] بنگال۔

خان بہادر حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری کی تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت

یہ خبر نہایت خوشی سے احمدیہ جماعت میں سُنی جائے گی۔ کہ خان بہادر حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری جنہوں نے گذشتہ ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رشتہ کا تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس مبارک اور بابرکت تحریک میں شمولیت کا فخر حاصل کیا۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی ”الٰہی فوج“ کے نام سے موسوم ہے۔ جس میں متواتر قربانی کرنے والوں کے نام منارۃ المسیح کی طرح مرکزی لائبریری کے ہال میں کندہ کئے جائیں گے۔ اور ایک کتاب کی صورت میں چھاپ کر تاریخ اسلام میں ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔ آپ اس تحریک میں شامل ہوتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں طوعاً تحریک جدید میں شامل ہوتا ہوں۔ پانچ سال باقی ہیں۔ فی سال پانچ روپیہ کے حساب سے میں انشاء اللہ تعالےٰ پشاور جا کر رقم بھیج دوں گا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ آپ کو الٰہی تحریک میں شامل ہو کر اس کے فضلوں کا وارث بننا مبارک اور بابرکت فرمائے۔ اور اپنے پاس سے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ پر جماعت کے دوستوں کو ایک اہم ارشاد

اخبار "فاروق" کے لئے اڑھائی ہزار خریدار مہیا کئے جائیں

نہایت قلیل چندہ میں خطبہ جمعہ۔ مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں اور دیگر بیش قیمت مضامین ہفتہ وار حاصل کر سکتے ہیں

۲۷ دسمبر ۳۹ء کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چالیس ہزار کے مجمع میں "فاروق" کے متعلق حسب ذیل ارشاد فرمایا۔ کہ

"فاروق" نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ اس میں علاوہ اور مضامین کے تحریک تحریک کے ان مجاہدین کی رپورٹیں بھی چھپتی رہتی ہیں۔ جو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ ان رپورٹوں میں سے بعض **بہت مفید اور دلچسپ** ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ تو ان میں ایسے **اعلیٰ درجہ کے معلومات** ہوتے ہیں۔ جو جغرافیائی اور تاریخی واقفیت کو بہت بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح "فاروق" میں **میرا خطبہ** بھی شائع ہوتا ہے۔ مگر باوجود **ان تمام خوبیوں کے اسکی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے** اور میں سمجھتا ہوں۔ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا **غنیمت ہے**۔ اور میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا **سستا اخبار** لوگوں کو دے کر ذاتی طور پر **بہت بڑی قربانی** کر رہے ہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ اس **قلیل چندہ** اخبار کو مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتے تھے **اگر تحریک جدید کے فنڈ سے ان کو مدد نہ دی جاتی**۔ میں نے بہت سے معززین کے نام تحریک جدید کے فنڈ سے "اخبار فاروق" مفت جاری کروا دیا۔ اور اس طرح ان کی مدد ہو گئی۔ لیکن بہرحال اب اس بات کی **شدید ضرورت ہے۔ کہ دوست اسکی خریداری کو بڑھائیں**۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے۔ اور توقع یہ رکھی جائے۔ کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے۔ آخر اخبار کو چلانے والے ہوا کھا کر گزارہ نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ان کے گذارہ کا انحصار اخبار کی آمد پر ہوتا ہے۔ اور اخبار کی آمد خریداری کا حلقہ وسیع ہونے سے بڑھتی ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔

اگر "فاروق" کے **اڑھائی ہزار خریدار** ہو جائیں۔ تو میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) کو پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار کی بچت ہو سکتی ہے۔ ورنہ موجودہ حالت میں تو ان کا کام ایک شغل کا رنگ رکھتا ہے۔ اور یہ شغل ایسا ہی ہے۔ جیسے خارش والے کو خارش ہوتی ہے۔ تو وہ کھجلانے لگ جاتا ہے۔ میر صاحب نے بھی ساری عمر چونکہ اخبار کا کام کیا ہے۔ اس لئے اب بھی ہم **ان سے اخبار کا کام لے رہے ہیں**۔ لیکن موجودہ حالت میں ان کے گذارے کی کوئی صورت نہیں۔ اور یہ بات انصاف کے بالکل خلاف ہے۔ کہ ہم ایک شخص سے کام تو لیں۔ مگر اس کے گذارے کا کوئی انتظام نہ کریں۔

پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں۔ اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں **میرا خطبہ بھی مل جائے گا**۔ اور خطبہ سے علاوہ اور بہت سے مضامین اور رپورٹوں سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور جب محض **اڑھائی روپیہ سالانہ چندہ میں وہ خطبہ بھی لے سکتے ہیں**۔ اور دوسرے مضامین وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ **تو اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اسکی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو۔ کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا۔**"

(تحریک و ارشاد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

فاروق کے متعلق حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ صدر تحریک اور ارشاد کو میں احباب کی خدمت میں بطور یاددہانی پیش کرتا ہوا گذارش کرتا ہوں۔ کہ یہ حضور نے فاروق کی ۱۹۳۹ء کی حالت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جبکہ جنگ کا کوئی اثر فاروق پر نہ تھا۔ لیکن اب جنگ کی وجہ سے اخبارات پر اس قدر ناقابل برداشت بوجھ پڑا ہے۔ کہ بڑے بڑے اخبار چیخ اٹھے ہیں۔ کسی نے تو اپنے اخبار کے صفحات کم کر دیئے ہیں۔ کسی نے نہایت ہلکا اور معمولی سا کاغذ لگانا شروع کر دیا ہے۔ کسی نے اخبار کا سالانہ چندہ بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ آج کاغذ کی قیمت دو چند سے بھی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ اور بغیر وصولی قیمت پیشگی کاغذ دینے سے ہر ایک دوکاندار انکار کرتا ہے۔ پھر مصارف چھپائی وغیرہ بھی پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ ایسی صورت میں کوئی اخبار کس طرح اچھی حالت میں جاری رہ سکتا ہے۔ خاص کر "فاروق" جس کی خریداری اپنے اخراجات کو ابھی تک پورا نہیں کر سکتی سوائے احباب جماعت کی توجہ کے کیونکر چل سکتا ہے۔ پھر اس حالت میں کہ "فاروق" کے صفحات بھی کم نہ کئے جائیں۔ اور فاروق کو کاغذ بھی کم قیمت کا اور معمولی نہ لگایا جائے اور فاروق کا چندہ بھی ڈھائی روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ کیا جائے۔ فاروق تب ہی چل سکتا ہے جبکہ احباب پوری کوشش اور توجہ سے فاروق کی خریداری بڑھائیں۔ گذشتہ سال فاروق کی خریداری گیارہ سو کے اندر اندر رہی۔ جبکہ کاغذ وغیرہ سستا تھا۔ اور اب جبکہ کاغذ کی قیمت دگنی اور چھپائی بھی سوائی ہو گئی ہے۔ بجز اس کے کوئی صورت نہیں۔ کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال فاروق کے ڈھائی گنے خریدار یعنی کم از کم **ڈھائی ہزار خریدار** ہو جائیں۔ تو فاروق سابقہ حالت سے بھی زیادہ اچھی حالت میں چل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں اسلئے ہر ایک حیثیت کا احمدی غریب سے غریب بھی ڈھائی روپیہ سالانہ دیکر اس سستے اخبار کو خریدے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کر کے ثواب حاصل کرے۔ آج فاروق کے خریدار بارہ سو سے کچھ زیادہ ہیں۔ ابھی تیرہ سو کی ڈھائی ہزار میں کمی ہے۔ جو بہت جلد پوری ہو جانی چاہیئے۔ ورنہ فاروق مشکلات میں پھنسے گا۔

حضور ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

۲۴ جنوری ۱۹۴۰ء کو انچارج صاحب تحریک جدید بذریعہ چٹھی خاکسار ایڈیٹر فاروق کو بشارت دیتے ہیں۔ "حضور نے منظور فرما لیا ہے۔ کہ فاروق کو ۳۰۰ **خریدار** تحریک جدید سے ۱۹۴۰ء کے واسطے بھی دیئے جائیں گے۔ اور تحریک جدید کے بجٹ سال رواں میں تین سو خریداروں کی قیمت داخل بجٹ کی جائے گی۔ اور حضور نے فرمایا ہے۔ کہ میں اور **بھی تحریک کرتا رہوں گا**" اب ہر ایک احمدی دوست اپنے پیارے امام کے منشاء اور حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو کر خوشنودی امام حاصل کرنا اپنا فرض سمجھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ اور آپ کی امداد کرے۔ آمین۔

الداعی الی الخیر۔ خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

اطلاع: یہ پرچہ کسی قدر زیادہ تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ تاکہ دوست جس جگہ مصری صاحب نے اپنا جواب مباہلہ بھیجا ہے وہاں اسکو بھی پہنچا کر ثواب حاصل کریں۔ بحساب ارنی پرچہ ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۲ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۷

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا مباہلہ سے مسلمہ گریز

ناظرین فاروق کو یاد ہوگا۔ کہ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء کے فاروق میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو مصلح موعود والی پیشگوئی کے متعلق نہایت صاف اور واضح چند امور پر باقاعدہ مباہلہ کا یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ

"مَیں نہایت شرح صدر اور دلی خواہش اور اپنے ذاتی علم اور ایمان ویقین کی بنا ر پر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور اس مسئلہ میں ان کے پیغامی ہمخیالوں کو مندرجہ ذیل پانچ امور پر اپنے ساتھ مباہلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

(۱) میرا یقین اور ایمان ہے۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد کے متعلق ہے۔ جو کہ ان کے تخم سے پیدا ہوگا۔ نہ کہ آپ کی کسی آئندہ نسل یا ذریت کے بارے میں۔

(۲) میرا یقین اور ایمان ہے۔ کہ نو برس کی میعاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے ہی پیدا ہونے کی مقرر کی تھی۔ جو آپ کی زندگی میں پیدا ہونے والا تھا۔

(۳) میرا یقین اور ایمان ہے۔ کہ مصلح موعود والی پیشگوئی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے ہی شکم مبارک سے پیدا ہونے والے ایک لڑکے کے متعلق تھی۔ جو عمر پانے والا ہو۔

(۴) میرا یقین اور ایمان ہے۔ کہ وہ مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الصمد ہیں۔ دوسرا اور کوئی نہ ہے۔ نہ آئندہ اس پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوگا۔

(۵) میرا یقین اور ایمان ہے۔ کہ مصری صاحب یا کوئی دوسرا ان کا ہمخیال جو سیدنا امیر المومنین مصلح موعود حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے مصلح موعود ہونے سے منکر ہے۔ اور آئندہ کسی زمانہ میں اس مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق کا مدعی ہے۔ وہ کاذب ہے اور فاسق"۔

ان پانچ امور میں شیخ صاحب مصری کو اور جو بھی ایسے ہی عقیدہ کا معتقد ہو۔ خصوصاً امیر پیغام یا ان کے انعام ایڈیٹر پیغام کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ ایک تاریخ مقررہ پر جو بتراضیٔ فریقین مقرر ہوگی۔ قادیان میں مجھ سے مباہلہ کریں"۔

(فاروق ۱۲ رجنوری صـ۲)

میرا گمان غالب تھا۔ کہ اگر مصری صاحب اور ان کے وہ ہمنوا جو اس مسئلہ میں مصری صاحب کے ہمخیال ہیں۔ یقین اور صدق دل سے اس پیشگوئی مصلح موعود والی کے متعلق یہی ایمان رکھتے ہیں۔ کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ کے تخم سے ان کی زندگی میں آپ کے حقیقی بیٹوں میں سے کوئی نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ آپؑ کی نسل اور ذریت سے آئندہ کسی زمانہ میں آپ کی وفات کے بعد پیدا ہو کر مامور من اللہ ہوگا۔ تو بلا دریغ اور بغیر کسی حیل وحجت کے اس آسمانی فیصلہ کو اپنی خوش قسمتی سمجھ کر اس پر بلا تامّل آمادہ ہو کر منظوری کے دستخط کر دیں گے۔ مگر افسوس کہ میرا یہ خیال غلط ہو گیا۔ اور کسی مدعی مخالف عقیدہ نے تو دم نہیں مارا۔ صرف مصری صاحب نے پیغام بلڈنگ کے گڑھے کے ایک نوزائیدہ پرچے "ننگ اسلام" میں جس کا نام برعکس نہند نام زنگی کافور" کی مشہور مثل کے مطابق "ینگ اسلام" رکھا ہے۔ مباہلہ اور آسمانی فیصلہ سے ثنائی چکر میں پھنسکر اور پیغامی جامہ پہن کر فرار اور گریز کی راہ نکالنے کے لئے ایک بے سروپا مضمون لکھ مارا۔ جو مصری صاحب کے علم وعقل وفہم اور نیک نیتی کا ایک بدنما مظاہرہ ہے۔ جیسا کہ ابھی ناظرین فاروق کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مصری صاحب کس طرح تنکوں کے سہارے لے کر اس مباہلہ سے اپنی جان بچانے کی راہ فرار اختیار فرما رہے ہیں۔

حضرات سنیئے! مصری صاحب "ننگ اسلام" مورخہ یکم فروری ۱۹۴۰ء کے صـ۵ سے زیر سرخی

"میر قاسم علی صاحب کے چیلنج مباہلہ کی حقیقت"

بہت کچھ تعلیاں کرتے ہوئے اور اپنی کتاب "شان مصلح موعود" اور "ذریت مبشرہ" کی اپنے ہی مُنہ سے جھوٹی تعریف فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:۔

"کتاب ذریت مبشرہ کے اثر کو زائل کرنے کے لئے جو نیا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ خلاف شریعت ہے۔ بلکہ شریعت کے ساتھ صریح تمسخر ہے۔ اس کتاب کے دلائل کی مضبوطی کا ان کے دماغوں پر اتنا گہرا اثر ہوا ہے۔ کہ ان کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ اب احباب جماعت کے دلوں پر ان کا قبضہ ضرور ڈھیلا پڑ جائے گا۔ اور اس گھبراہٹ میں أبا للّٰہِ و اٰیاتہ ورسولہ کنتم تستھزءون یعنی کیا تم اللہ اور اسکی شریعت کے احکام اور اس کے رسول کے ساتھ بھی تمسخر پر آمادہ ہو جاتے ہو۔ کی وعید بھی انہیں بھول گئی۔ اور اس کتاب کے جواب میں ایسا طریق اختیار کر بیٹھے ہیں۔ جو یقیناً احکام شریعت کے ساتھ تمسخر کرنے کے مترادف ہے۔ یعنی ان کے اخبار فاروق مورخہ ۱۲ر جنوری کے صـ۲ پر مجھے جناب میر قاسم علی صاحب کی طرف سے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ چیلنج مجھے نہیں۔ بلکہ یہ چیلنج درحقیقت قرآن کریم کو دیا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم کو دیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کو دیا گیا ہے" (ینگ اسلام صـ۶)

یہ ہے ناظرین! شیخ صاحب مصری کا مصلح موعود والی پیشگوئی پر مباہلہ سے فرار کی راہ اختیار کرنے کے لئے پہلا قدم۔ ماشاء اللہ آپ شارع بن کر قرآن مجید کا جامہ پہن کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قائم مقام بنکر ایسی طرز پر قلم فرسائی کر رہے ہیں۔ جیسے آگے آپ کے شاگرد کچھ لڑکے سبق پڑھنے والے بیٹھے ہیں۔ اور شیخ صاحب ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے انہیں جو اناپ شناپ جو مُنہ سے نکلتا ہے۔ سناتے جا رہے ہیں۔ یہ سمجھکر کہ میرے مخاطب میرے شاگرد ہیں۔ ان کی مجال ہے۔ کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کے علم بوسیدہ کے سامنے چون وچرا کر سکینگے حالانکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط اور کم فہمی پر مبنی ہے۔ ان کو یہ باور کرنا چاہیئے تھا۔ کہ مَیں کسی شاگرد کو سبق نہیں پڑھا رہا۔ بلکہ ایسے شخص سے مخاطب ہو رہا ہوں۔ جس کے متعلق اسی پرچہ میں اعتراف کر چکا ہوں۔ کہ

"میر قاسم علی صاحب بھی مباہلہ کے متعلق اسلامی تعلیم سے خوب واقف ہیں۔ اور وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ جس قسم کے مباہلہ کا چیلنج انہوں نے دیا ہے۔ وہ شریعت اسلامیہ کے سراسر خلاف ہے"۔ صـ۶ کالم ۲

باوجود اس اعتراف کے پھر مصری صاحب نے ہیڈ ماسٹری کے خیال خام میں مبتلا ہو کر آگے یہ فرما دیا۔ کہ

"مَیں آگے چل کر جناب میر صاحب کو مباہلہ کا صحیح اسلامی طریق بتلاؤں گا"۔ صـ۸

جناب مصری صاحب! میر قاسم علی تو وُہی آپ کا مدمقابل ہے۔ جس کے متعلق آپ یہ مان چکے ہیں۔ کہ انہوں (میر قاسم علی) نے خود اپنے رسالہ "تحفہ مستریاں" میں اس قسم کے مباہلہ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف شریعت ہونے پر دلائل دیئے ہیں۔ اور پھر شرعی مباہلہ کی شرائط بتائی ہیں"۔ صـ۶

بااین ہمہ آپ یہ متضاد خیال پیش کر رہے ہیں۔ کہ "مَیں اس (مباہلہ) کو ایک فرد کا فعل سمجھتا اور اسے اسکی کم علمی یا غلط فہمی کا نتیجہ قرار دیتا"۔ اس قسم کی اختلاف بیانیاں شیخ صاحب کی حواس باختگی اور مباہلہ سے جی چرانے کی بیّن دلیل ہیں۔ ورنہ شیخ صاحب فرمائیں۔ کہ یہ وارفتگی کیوں؟

بہرحال شیخ صاحب کی لن ترانیاں اور پراگندہ خیالیاں اور بے معنی باتوں کو چھوڑ کر یہ بتاتا ہوں۔ کہ شیخ صاحب مصری نے اس شخص کے چیلنج مباہلہ کو جو مباہلہ کے متعلق باعتراف شیخ صاحب اسلامی تعلیم سے خوب واقف تھا۔ خلاف شریعت۔ خلاف اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خلاف اسوہ مسیح موعود علیہ السلام قرار دینے میں خطرناک غلطی اور کم فہمی کا ثبوت دیا ہے۔ اور جو وجوہات اور دلائل اس کے خلاف شریعت ہونے کے دیئے ہیں۔ وہ آپ کی کم علمی پر مبنی ہیں۔ سنیئے! آپ کو میں سمجھاتا ہوں۔ آپ سنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لکھا ہے۔ کہ

(اول) ”حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مولوی عبد الحق غزنوی اور ان کے رفقاء نے اسی قسم کی چالاکی سے کام لیتے ہوئے جس قسم کی چالاکی سے آج میرے مقابلہ پر کام لیا گیا ہے۔ حضور کو بعینہٖ اسی طرز کے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جس طرز کا آج میر قاسم علی صاحب نے مجھے دیا ہے“۔

شیخصاحب کی گل افشانی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔ کہ میر قاسم علی نے جو باقرار شیخ صاحب مباہلہ کے متعلق اسلامی تعلیم سے خوب واقف ہے۔ دیدہ ودانستہ چالاکی سے کام لے کر مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ یعنی دل سے میر قاسم علی جانتا ہے۔ کہ یہ چیلنج مباہلہ خلاف شریعت ہے۔ گویا میر قاسم علی کے دل میں کچھ اور ہے۔ اور زبان پر کچھ اور۔ اور اس طرح شیخصاحب مجھے عملاً منافق اور کاذب قرار دیتے ہیں۔ مگر مباہلہ سے بچنے کے واسطے زبان سے مجھے مخلص کہے جاتے ہیں۔

شیخ جی! افسوس۔ کہ آپ نے عبد الحق غزنوی کا وہ چیلنج مباہلہ نہیں بتایا۔ جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے منظور نہیں کیا تھا۔ تاکہ معلوم ہو جاتا۔ کہ میر قاسم علی کا چیلنج مباہلہ ”بعینہٖ“ اسی طرز کے مباہلہ کا چیلنج ہے۔ جس طرز کا عبد الحق نے دیا تھا۔ اور حضرت صاحبؑ نے جزئی اختلاف قرار دے کر اس سے انکار کیا تھا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی جزئی اختلاف پر عبد الحق کے چیلنج مباہلہ کو منظور فرمایا۔ اور امرتسر جا کر اس سے مباہلہ کیا۔ دیکھو اشتہار نمبر ۹۰ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۲۱ و اشتہار نمبر ۱۰۳ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۲۵ و اشتہار نمبر ۱۱۱ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۴۸ و اشتہار نمبر ۱۱۲ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۵۴۔

اب شیخ صاحب ان اشتہارات کو پڑھ کر جن کی اس اخبار میں نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ صاف لفظوں میں فرمائیں۔ کہ آیا وہ کونسا جزئی اختلاف تھا۔ جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود نے مباہلہ کو منظور نہیں کیا تھا۔ اور پھر کونسے کلی اختلاف پر عبد الحق وغیرہ سے مباہلہ کو منظور فرمایا تھا؟ اور ویسا ہی جزئی و کلی اختلاف آپ کے ساتھ میرے مباہلہ کرنے کا موجود ہے یا نہیں؟ ذرا سوچ کر جواب دینا۔

(دوم) شیخ صاحب میرے چیلنج مباہلہ کو اسلئے خلاف شریعت قرار دیتے ہیں۔ کہ پیشگوئی مصلح موعود والی کے متعلق ہمارا جزئی اختلاف ہے۔ اور جزئی اختلاف پر مباہلہ جائز نہیں۔ کیونکہ حضرت صاحبؑ نے عبد الحق کو یہی جواب دیا تھا۔ کہ ”مسلمانوں کے جزئی اختلافات کی وجہ سے باہم مباہلہ کرنا ہرگز جائز نہیں“۔ اسلئے شیخ صاحب اس چیلنج مباہلہ سے بڑے شریعت کے پابند بن کر بُری طرح جان بچاتے ہیں۔

یہ بالکل سچ ہے۔ کہ انسان جب دیدہ دانستہ حق کی مخالفت کرتا ہے۔ تو اسکی عقل گم اور علم مفقود ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے ایسی بہکی بہکی باتیں اور غلط استدلال اور خلاف واقعہ نتائج پیدا کرنے کا ناقابل عفو جرم پے در پے سرزد ہونے لگتا ہے۔ اسی لئے شیخ صاحب کو اپنے خلاف بے محل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات نقل کر کے غلط نتائج نکالنے کی مرض اس وقت سے لاحق ہو گئی ہے۔ جب سے کہ آپ نے اپنے علم پر گھمنڈ کر کے کھلی صداقت سے انکار اور پیغامی گڑھے میں قرار پایا۔

تعجب ہے۔ کہ مباہلہ کے چیلنج کو پڑھتے ہی شیخ صاحب کی ایسی سٹی گم ہوئی۔ کہ وہ زور جو اس پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق آپ کی زبان پر تھا۔ ایک دم غتر بود ہو کر آپ کو مباہلہ سے جان بچانے کی فکر پڑ گئی۔ اور گھبراتے ہوئے مباہل کے مقابلہ میں اس کو جزئی اختلاف کہہ کر پیچھا چھڑانے لگے۔ سنیئے شیخ صاحب! یہ اختلاف آپ کے نزدیک تو جزئی نہیں۔ بلکہ بقول آپ کے یہ ایسا شدید اختلاف ہے۔ جس سے سلسلہ احمدیہ گمراہ ہو رہا ہے۔ احمدیوں میں شرک پھیل رہا ہے۔ ایک مامور من اللہ کا عہدہ غیر مامور کو دے دیا گیا ہے۔ اگر بھول گئے ہو۔ تو ذرا اپنا اقرار نامہ ملاحظہ فرمایئے۔ آپ نے ”نشان مصلح موعود“ میں اس پیشگوئی کو کتنی اہمیت دی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ آپ نے ”اس پیشگوئی کی اہمیت“ کی سرخی سے لکھا ہے:۔

”ممکن ہے۔ کہ بعض احباب اس پیشگوئی پر بحث کرنے کی اہمیت کو نہ سمجھیں۔ اسلئے میں اختصار کے ساتھ انہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ غلطی جس میں جماعت کو مبتلا کر دیا گیا ہے۔ کوئی معمولی غلطی نہیں۔ بلکہ اپنے نتائج کے لحاظ سے ایک خطرناک غلطی ہے۔ اگر آج اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو یہ بہت جلد جماعت کو خدا پرستی سے ہٹا کر انسان پرستی کی طرف لے جائے گی۔ چنانچہ ایک رنگ میں اسکی ابتداء شروع ہو چکی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کی ساری عمر کی محنت کو جو جماعت کی تربیت میں انہوں نے صرف کی۔ رائیگاں کر دے گی۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ اس غلط عقیدہ کی وجہ سے جماعت میں وہ شرک پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ جس شرک سے حضرت مسیح موعود نے ہمیں نجات دلائی تھی۔ اور وہ یہ کہ انسانوں کو رب کے درجہ پر لے آیا جائے۔ اور ان کے اقوال و احکام کی اسی طرح تعظیم و تعمیل کی جائے۔ جس طرح رب کے احکام کی تعظیم و تعمیل کی جاتی ہے“۔ (نشان مصلح موعود صفحہ ۱۹)

یا شیخ! سچ کہو۔ کیا یہ پیشگوئی آپ کے نزدیک جزئی اختلاف کی حامل ہے۔ جس کو جماعت مان کر مشرک بن رہی ہے۔ خدا پرستی سے ہٹ رہی ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود کی تمام عمر کی محنت رائیگان جا رہی ہے۔ جس سے انسان کو رب بنایا جا رہا ہے۔ اگر آج آپ اس کا تدارک نہ کریں گے۔ تو جماعت احمدیہ کا کیا انجام ہو گا۔ اسلئے اس خاکسار نے آپ کے کام میں مدد دینی چاہی۔ اور جس کام میں آپ ہزار برس کی عمر پا کر بھی کامیابی کا منہ نہ دیکھ سکیں گے۔ اس کام کو میں نے آپ کے لئے ایک سال میں انجام دینے کا راستہ بتلایا تھا۔ مگر افسوس کہ آپ نے میری خیر خواہی کو چالاکی پر محمول کر کے احسان فراموشی اور حق ناشناس ہونے کا ثبوت دیا۔ کہو شیخ صاحب۔ کیا یہ جزئی اختلاف ہے؟

پھر شیخ جی! آپ نے اسی پر بس نہیں کیا۔ کہ اسکو ”خطرناک غلطی“ ہی فرما کر خاموش ہو جاتے۔ بلکہ آپ نے تو اس عقیدہ والی جماعت کو آیت اربابًا من دون اللہ الآیہ کا جو کفار کے حق میں ہے مصداق ٹھیراتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو رب والا مقام دینے والے بتا کر سب کو اس آیت بالا کے ماتحت کافر ٹھہرا دیا ہے۔

اور اس پر بھی آپ یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ میں آپ (قاسم علی) کو کافر یا کاذب نہیں کہتا۔ صرف مخلص یقین کرتا ہوں۔ کیا بھولا پن ہے۔ اور کیسی دیانتداری ہے۔ افسوس! آگے ”نشان مصلح موعود“ کے مصنف مصری صاحب نے تو یہ بھی کھول کر لکھ دیا ہے۔ کہ

”اس عقیدہ کے خلاف آواز اٹھانے کی اسلئے ضرورت ہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں جماعت کے اندر توحید کے مٹنے اور خطرناک شرک پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جس کی داغ بیل اس عقیدہ نے ڈال دی ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ ہر وہ احمدی جسے خدا نے سمجھ اور غور کرنے والا دماغ اور جماعت کی اصلاح کے لئے درد رکھنے والا دل دیا ہے۔ اسکی روح موجودہ حالت کو دیکھ کر غم کے مارے پگھل جائے گی۔ اور وہ اس وقت تک آرام اور چین کی نیند نہیں سو سکتا۔ جب تک وہ یا تو اس حالت کا خاتمہ نہیں کر لیتا۔ یا وہ اسکی راہ میں اپنے مولا سے نہیں جا ملتا“۔ (صفحہ ۲۹)

حضرت مصری! کیا ایسے جزئی اختلاف سے جس کا نتیجہ ”خطرناک شرک“ پیدا ہوتا ہے۔ میں اور آپ آرام اور چین کی نیند سو سکتے ہیں۔ آپ کو تو اپنا جان و مال سب اس پر قربان کر کے پانچویں سواروں میں ملنے کا موقعہ حاصل کرنا چاہیئے۔ جس کے لئے میں نے آپ کا کام آسان اور راستہ نزدیک کر دیا۔ تاکہ جلد آپ اس خدمت سے فارغ ہو کر آرام اور چین کی نیند سونے لگیں۔ کیونکہ اس حالت کا خاتمہ تو میری اور آپ کی طاقت سے باہر ہے۔ البتہ اپنا ہی خاتمہ کر لینا اختیاری ہے۔ جس کے لئے میں اور آپ تیار ہو جائیں۔ کیونکہ یہ اختلاف ”خطرناک شرک“ بقول آنجناب پیدا کر رہا ہے۔ اس لئے آپ اس کو جزئی اختلاف کہتے ہوئے شرم کریں۔

ہاں! ذرا اس جزئی اختلاف کی حقیقت اور بھی ملاحظہ فرمایئے۔ جس کو قاسم کے مقابلہ میں جزئی اختلاف بتا کر آپ پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ وہ اختلاف بقول آپ کے یہ غضب ڈھا رہا ہے۔ کہ ”جس پیشگوئی کا مصداق مامور من اللہ حضرت مسیح موعود کی طرح اپنے زمانہ کا حکم ہو گا۔ اور وہ وحی اللہ سے کھڑا کیا جائے گا“۔ صفحہ ۳۱ وہ جب کسی آئندہ زمانہ میں پیدا ہو گا۔ تو اس کو اپنا دعوےٰ منوانے میں سخت مشکلات کا سامنا پیش آئے گا۔ اور ہمارا اجماع (یعنی اس وقت جو جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو مصلح موعود مان رہی ہے) اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانے کے کئی لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جائے گا۔ اور ان کے ایک مامور من اللہ پر ایمان لانے کی نعمت سے محروم رہنے کا باعث یہی علماء (جو اس وقت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو مصلح موعود مانتے ہیں) ہوں گے۔ جو حقیقت کو جانتے ہوئے (کہ در اصل تو مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نہیں ہیں۔ بلکہ مصلح موعود تو کبھی آئندہ جاکر پیدا ہوگا۔ ہاتھ پیر نہیں مارتے اور) خاموش ہیں۔ اور اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے"! صفحہ ۳

ماشاء اللہ کس قدر شیخ صاحب کی ننھی سی جان پر غم و الم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور کہاں تک آپ کا وسیع خیال اور دور بین نگاہ ہے۔ کہ اس مصلح موعود بیچارے کو جو آپ کی تحقیق اور یقین کی بنا پر کسی آئندہ صدی میں پیدا ہوگا۔ اس غریب کو جماعت احمدیہ کے اس اجماع کی بدولت جو جماعت کے ہر کہ ومہ نے حضرت خلیفہ صاحب مکرم کو مصلح موعود مان لیا ہے۔ اپنا مصلح موعود منوانا نہایت مشکل اور دشوار ہو جائے گا۔ جس کے غم سے مصری صاحب کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ اور روح پگھل کر کیروسین آئیل بن گئی ہے۔ اور بے حد بے چینی اور دلی قلق اور رنج ہو رہا ہے۔ اور اس زمانہ کے لوگوں کو اس نعمت سے محروم رہنے کا بہت کرب ہے۔ باوجود اس خطرناک اور گمراہ کن عقیدہ کے کہ جس کے مصداق کو ماننے میں عمداً علماء جماعت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے گمراہی کا باعث بن رہے ہیں۔ اور ایک غیر مامور کو مامور من اللہ بنا کر اصل مامور من اللہ کو ماموریت سے محروم کر رہے ہیں۔ اس اختلاف کو آنمکرم اب بھی ازراہ ترحم ہمارے مقابلہ میں جزئی کہتے ہوئے گھبراتے نہیں۔ اور اس مشہور مصرع کا مصداق بنتے جاتے ہیں ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست
کہ خود گفتہ و خود نداند کہ چیست

سوم۔ شیخ صاحب میرے چیلنج مباہلہ کو اسلئے بھی خلاف شریعت قرار دیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "قرآن کریم سے ظاہر ہے۔ کہ مباہلہ میں دونوں فریق کا اس بات پر یقین چاہیئے۔ کہ فریق مخالف میرا کاذب ہے۔ یعنی عمداً سچائی سے روگرداں ہے۔ مخطی نہیں"! دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۳۷۔ حالانکہ میں تو آپ کو "نہ کاذب یعنی عمداً دروغ باز یا فاسق یا کافر ٹھیرانے کے لئے تیار ہوں۔ میں تو آپ (یعنی قاسم علی) کو صرف مخطی یقین کرتا ہوں۔........ ایسی صورت میں میں آپ پر کس طرح لعنت بھیج سکتا ہوں"!

شیخ صاحب کی یہ دلیل بھی محض مباہلہ سے جی چرانے کی خاطر ہے۔ ورنہ شیخ صاحب تو نہ صرف مجھے ہی بلکہ عملاً ساری جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کو مصلح موعود ماننے کی وجہ سے کافر اور چالاک۔ چالباز اور کاذب جو عمداً سچائی سے روگرداں ہیں قرار دے چکے ہیں۔ جیسا کہ میں اوپر اس کا کچھ کچھ اشارہ کر آیا ہوں۔ اور یہاں پھر مصری صاحب کو تا بدروازہ پہنچانے کی خاطر مزید عرض کر دیتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے! شیخ صاحب نے تو اس مضمون میں جماعت احمدیہ کو عموماً اور خاکسار راقم الحروف قاسم کو خصوصاً عمداً سچائی سے روگردانی کرنے والے قرار دیا ہے۔ آپ کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے مختصراً عرض کرتا ہوں۔

یا شیخ! آپ نے اپنی "ذریت مبشرہ" کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر جوشِ حق پوشی میں تو یہ لکھ دیا ہے۔ کہ چونکہ

(۱) "یہ کتاب (ذریت مبشرہ) دلوں کو فتح کرتی اور لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی جاتی ہے۔ اور اس کا دائرہ اثر وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ تو اس کے اثر کو مٹانے اور احباب کی توجہ کو اس طرف سے پھیرنے کے لئے اب ایک کی بجائے دو چالیں اختیار کی گئیں"! (ننگ اسلام صفحہ ۶)

کیوں جی شیخ صاحب! مخطی اسی کو کہتے ہیں۔ جو دیدہ و دانستہ سچائی کے اثر کو مٹانے کے لئے "چالیں" اختیار کرتے ہیں۔ یا مخطی محض غلط فہمی یا سادگی سے کسی صحیح بات کو غلط سمجھنے میں خطا کرنے والے کو کہتے ہیں۔ دیکھئے آپ نے ہمیں عمداً سچائی کے خلاف چالیں اختیار کرنے والے بتا کر مخطی نہیں بلکہ صریح صداقت کو چھپانے والے قرار دے دیا ہے یا نہیں؟ ذرا عقل و حواس کی درستی سے سمجھو۔ کہ عمداً صداقت کو چھپانے والے اور چالاکی سے سچائی کو دبانے والے کاذب نہیں ہوتے تو کیا مخطی ہوتے ہیں۔ دیکھو کاذب کی آپ نے اس مضمون میں یہ تعریف شائع کی ہے۔ کہ

"کذب اس شئی کا نام ہے۔ جو عمداً اپنے بیان میں اس یقین کی مخالفت کی جائے۔ جو دل میں حاصل ہے" (ننگ اسلام صفحہ ۱۰)

اس تعریف کے مطابق آپ نے ہم کو کھلے طور پر نہیں لکھ دیا۔ کہ ہمارے دل میں تو کچھ اور ہے اور اس یقین کے خلاف ہم بیان کچھ اور کر رہے ہیں۔ اور چالاکی سے کام لے رہے ہیں۔ فافہم وتدبر۔

(ب) پھر آپ تمام علماء سلسلہ کی نسبت اظہار رائے کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

"میں ہرگز باور نہیں کر سکتا۔ کہ ہمارے علماء سلسلہ کو مباہلہ کے متعلق جو اسلامی تعلیم ہے۔ اس کا علم ہی نہ ہو۔ ہے اور ضرور ہے۔ ...... ان حالات میں میں حق بجانب ہوں۔ اگر میں یہ سمجھوں کہ یہ سب کارروائی محض اسلئے کی گئی ہے۔ کہ اگر میں اس چیلنج مباہلہ کو جو خلاف شریعت ہے۔ قبول نہ کروں۔ تو یہ گریز کی دلیل گردانا جائے۔ ... اور اگر میں اس چیلنج مباہلہ کو قبول کر لوں۔ تو فوراً شور مچا دیا جائے۔ کہ کھڑا تو یہ شخص (مصری) اس دعوے کے ساتھ ہوا ہے۔ کہ جماعت کا نظام جو خلاف شریعت اصولوں پر چلایا جا رہا ہے۔ اسکو شریعت کے اصولوں پر لایا جائے۔ لیکن خود محض لوگوں کے شور و شر سے خوف زدہ ہو کر (اس چیلنج مباہلہ کو منظور کر کے) فوراً احکام شریعت کو توڑنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ لیکن میرے دوست یاد رکھیں۔ کہ اس قسم کی چالاکیوں سے حقیقی کامیابی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی"! (ننگ اسلام صفحہ ۸)

کہیئے شیخ صاحب! کیا اب بھی آپ ہمیں مخطی ہی جو عمداً سچائی کا مخالف نہیں ہوتا۔ قرار دینے میں راستی پر ہیں۔ کیا ایسی چالاکیوں سے کام لینے والے بھی مخطی ہی کہلایا کرتے ہیں۔ افسوس کہ آپ میں سخن فہمی کا مادہ نہ رہا۔ یا عمداً آپ دیگر لوگوں کو بھول بھلیوں میں پھنسا کر مباہلہ سے جان بچاتے ہیں۔ سوچو اور خوب سوچو!

(ج) اور سنیئے! آپ جماعت احمدیہ کو خارجی اور کافر بھی قرار دے چکے ہیں۔ اگر ذہول ہو گیا ہے۔ تو میں یاد دلاتا ہوں۔ آپ اپنے شرمناک گریز مباہلہ کو اپنی شکست فاش محسوس کر کے اس شکست مسلمہ کو شریعت کی پابندی بتلاتے ہوئے اس پر روغن قاز مل کر فرماتے ہیں۔ کہ

"میں اس شکست کو جو (خوش قسمتی سے) شریعت کی اتباع کے نتیجہ میں مجھے پہنچے اس فتح پر بے انتہا درجہ ترجیح دیتا ہوں۔ جو احکام شریعت کو توڑنے کے نتیجہ میں مجھے دستیاب ہو...... اور ان چالاکیوں سے کام لینے والے دوستوں کی عارضی فتح مبدل بشکست دائمی ہوگی۔ (یہ تو تب معلوم ہوگا جب آپ مرد میدان بن کر مباہلہ پر آمادہ ہوں گے۔ سر دست تو آپ کے لاحق حال شکست ہو چکی ہے۔ جس کا آپ کو خوب احساس ہو رہا ہے) آگے آپ فرماتے ہیں۔ کہ

"وہ جماعت جسے حضرت مسیح موعود ؑ اپنے بعد اسلئے چھوڑ گئے تھے۔ کہ وہ اسلام کو از سر نو زندہ کرے۔ اور شریعت اسلام کو قائم کرے۔ آج ہمارے مقابلہ میں محض ایک انسان کو خوش کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ کو پس پشت ڈال رہی ہے۔ اور کس طرح بجائے حقیقی مسلمانوں کی اقتدا کرنے کے خوارج کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ ...... خوارج ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں میں تفسیق اور تکفیر کی بدعت کی بنیاد ڈالی۔ اور ...... مسلمانوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا۔ اور ان کے ساتھ کفار والا معاملہ روا رکھا۔ کیا آج بھی جماعت ہم احمدیوں کو فاسق۔ کافر۔ مرتد خارج از احمدیت نہیں قرار دے رہی"!

(ننگ اسلام صفحہ ۷ و ۸)

کیوں شیخ صاحب! اب بھی آپ مجھے اور تمام جماعت احمدیہ کو مخطی ہی بتائیں گے۔ جبکہ ہم غلط فہمی یا خطاء اجتہادی سے نہیں بلکہ عمداً شریعت کو پس پشت ڈال کر محض ایک انسان کو خوش کرنے کے لئے آپ کو فاسق۔ کافر۔ مرتد قرار دے رہے ہیں۔ کیا شیخ صاحب جیسے ایک مسلمان با ایمان پابند شریعت عالم شرع صادق القول راستباز کو کافر مرتد قرار دے کر پھر بھی ہم آپ کے نزدیک مخطی ہی رہے۔ اور اشد کافر نہیں کہلائے۔ اور آپ کی پاک باطنی ہمیں کافر اور کاذب کہنے سے جو کہ آپ کے مقابلہ میں عمداً حق پوشی کرتے ہیں۔ ڈرتی ہے۔ واہ شیخ جی آپ تو بڑے عالم نکلے۔ ایسے لچر مضمون لکھ کر بھی آپ مدعی "انا خیر منہ" کی ڈینگیں مارتے ہیں۔ بشیم بشیم۔

(د) ابھی اور بھی کچھ ملاحظہ فرما لیجے! کیا آپ نے ہمیں قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق نہیں قرار دیا۔ جو کفار اور یہود کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ جس کو آپ نے دو جگہ ہمارے حق میں استعمال فرما کر ہمیں ارباباً من دون اللہِ والی آیت کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ کیا وہ آیت مخطیوں کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ یا کافروں کے۔ ایمان سے سچ کہنا۔ سنو آپ نے لکھا ہے۔ کہ

"اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں یہود کے متعلق فرماتا ہے۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ۔ اب قرآن کریم کی اس آیت کو سامنے رکھ کر دیکھ لو۔ کہ موجودہ خلیفہ صاحب مکرم کو وہی رب والا مقام دیا گیا ہے یا نہیں"؟

(د شان مصلح موعود صفحہ ۱۹)

آگے چل کر آپ نے ہمیں صراحتاً اس آیت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصداق بتا کر لکھا ہے۔ کہ

"ان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) کی اندھا دھند اتباع یقیناً آیت لا تتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ کی وعید کے نیچے لاتی ہے"۔ صـ ۳۳

فرمایئے شیخ صاحب! ابھی آپ نے مذاقاً اور خطاءً مثیل کفار بتایا ہے یا یقیناً اس آیت کا مصداق ٹھیرایا ہے؟ کیا اب بھی ہم آپ کے نزدیک بھلے چنگے دُھلے دھلائے مخلص ہی ٹھہرے یا کھلم کھلا یہود اور کفار کے مثیل بنا دیئے ہیں؟ ؎

منگوایئے بستہ و قلم لیجیے حضرت
جلدی سے جواب اس کا رقم کیجیے حضرت

اب مَیں مصری صاحب کی آگاہی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ ایسا نقل کرتا ہوں۔ جس سے مصری صاحب کا یہ عذر خام بھی (کہ مَیں آپ (قاسم علی) کو کاذب نہیں سمجھتا۔ نہ عمداً دروغ باز یا کافر ٹھہراتا ہوں۔ مَیں تو آپ کو صرف (ابھی یہ صرف ہی ہے) مخلطی خیال کرتا ہوں۔ ایسی صورت میں مَیں کس طرح آپ پر لعنت بھیج سکتا ہوں) رفع ہو جاوے۔ ماہر شریعت مصری صاحب! باوجود اس کے بھی کہ آپ مجھے مخلطی سمجھتے ہیں۔ اور مَیں آپ کو کاذب مانتا ہوں۔ مجھے چیلنج مباہلہ دینے کا حق حاصل ہے۔ کیونکہ حضرت صاحب علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ

"مسنون طریق مباہلہ کا یہ ہے۔ کہ جو شخص مباہلہ کی درخواست کرے۔ اس کے دعوے کی بنا ایسے یقین پر ہو۔ جس یقین کی وجہ سے وہ اپنے فریق مقابل کو قطعی طور پر مفتری اور کاذب خیال کرے۔ اور اس یقین کا اسکی طرف سے بصراحت اظہار چاہیئے۔ کہ مَیں اس شخص (شیخ مصری) کو مفتری جانتا ہوں"۔ (تبلیغ رسالت جلد دوم صـ ۵)

بنا بریں آپ کو یہ اختیار ہے۔ کہ آپ مجھ پر لعنت نہ بھیجیں۔ کیونکہ مَیں آپ کے نزدیک مخلطی ہوں۔ لیکن مجھے تو آپ پر لعنت بھیجنے میں کوئی امر مانع نہیں۔ کیونکہ مَیں آپ کو مفتری اور کاذب یقین کرتا ہوں۔ آپ کو لعنت کرنے کے لئے مَیں مجبور نہیں کرتا۔ بس آپ خوف مباہلہ کو دل سے نکال کر میرے "شوق" مباہلہ کو پورا ہونے دیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی عبدالحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ کرنے میں عبدالحق پر لعنت نہیں بھیجی تھی۔ کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے نزدیک ایک مخلطی تھا۔ الیسا ہی آپ بھی کریں۔ اور ایسے حوالہ جات کی بناء پر جن کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قولاً اور فعلاً منسوخ کر دیا ہے۔ میرے چیلنج مباہلہ کو خلاف شریعت نہ فرمائیں۔ یہ تو عین شریعت کے مطابق ہے۔ کیا آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس مخلطی کے ساتھ فروری ۱۸۹۱ء میں مباہلہ کرنا ناجائز فرمایا تھا۔ اسی مخلطی کے ساتھ ۱۸۹۳ء میں مباہلہ کر کے قولاً اور عملاً آپ کے پیش کردہ حوالہ جات کو منسوخ کر دیا۔ دیکھو حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"ایک شخص عبدالحق نے اس عاجز کے مقابلہ پر مباہلہ کے لئے اشتہار دیا تھا۔ مگر چونکہ اس وقت یہ خیال تھا۔ کہ یہ لوگ کلمہ گو اور اہل قبلہ ہیں۔ ان کو لعنتوں کا نشانہ بنانا جائز نہیں۔ اس لئے اس درخواست کے قبول کرنے سے اس وقت تک تامل رہا۔ جب تک ان لوگوں نے کافر ٹھیرانے میں اصرار کیا"۔ تبلیغ رسالت جلد سوم صـ ۲۵ اشتہار نمبر ۱۰۳۔

پھر انجام آتھم میں علمائے وقت کو دعوت مباہلہ دیتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ

"پہلے مَیں نے کبھی ایسے مباہلہ کی نیت نہیں کی۔ اور نہ چاہا۔ کہ کسی پر بددعا کروں۔ عبدالحق غزنوی ثم امرتسری نے مجھ سے مباہلہ چاہا۔ مگر میں مدت تک اعراض کرتا رہا۔ آخر اس کے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا۔ لیکن میں نے اس کے حق میں کوئی بددعا نہیں کی"۔ (انجام آتھم صـ ۶۴)

سن لیا مصری صاحب! کہ حضرت مسیح موعود نے ان تمام حوالوں کو جو پیغامیوں کی طرح آپ ہمارے مقابلہ میں پیش کر رہے ہیں۔ قولاً کیسے واضح طور پر منسوخ کر دیا۔ اور فعلاً اسی مخلطی سے امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ کر کے قول اور فعل کو مطابق کر دکھایا۔ کہو کچھ سمجھے ہو یا نہیں؟۔

پس آپ بھی مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں۔ گو مجھے آپ عملاً تو چالاکی سے کام لینے والا اور اسلامی تعلیم سے جو مباہلہ کے متعلق ہے پوری واقفیت رکھنے کے باوجود عمداً خلاف شریعت مباہلہ کا چیلنج دینے والا بتا کر کاذب اور مفتری اور دروغ باز اور آیت ارباباً من دون اللہ کا مصداق بتا چکے ہیں۔ مگر اس پر بھی مخلطی کہتے جاتے ہیں۔ تو آپ کو میرے چیلنج مباہلہ کے منظور کرنے میں کونسی آپ کی خانہ ساز شریعت مانع ہے۔ آیئے۔ تشریف لایئے۔ مباہلہ میں مجھ پر بددعا نہ کیجئے۔ مگر اپنے صدق پر تو ضرور لعنت کرنے کے لئے آمادہ ہو جایئں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبدالحق سے مباہلہ کرتے ہوئے اس پر کوئی بددعا نہیں کی تھی۔ اپنے صدق پر مباہلہ کی دعا کی تھی۔ ایسا ہی آپ کریں۔ خواہ مخواہ کیوں فضیحت خریدتے اور بھگوڑے بن کر اسوۂ مسیح موعود علیہ السلام کو جو حکم اور عدل کا منصب رکھتے ہیں۔ ہمارے مقابلہ میں پس پشت ڈال کر مواخذہ الٰہی کے مستحق ٹھیرتے ہو۔ ؎

ادھر آؤ مصری ہنر آزمایئں
تو تیر آزما ہم جگر آزمایئں

چہارم۔ مصری صاحب نے میرے چیلنج مباہلہ کو اس وجہ سے بھی بزعم خود خلاف شریعت قرار دیا ہے۔ کہ "مباہلہ سے پہلے اتمام حجت کرنا ضروری ہے"۔ لیکن

"میر قاسم علی صاحب یا ان کے ہمخیال بتایئں۔ کہ کیا انہوں نے دلائل سے حجت پوری کرلی ہے۔ جو وہ مباہلہ جیسے عظیم الشان امر کے اقدام پر تیار ہو گئے ہیں"۔ (ننگ اسلام صـ ۱۱)

بھولے مصری صاحب! ایسا تجاہل عارفانہ مدعی انا خیر منہ کو زیبا ہے۔ نہ کہ ایسے شخص کو جس کا یہ ادعا ہو۔ کہ

"خاکسار اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان لوگوں میں سے نہیں ہے۔ جو نفسانی جوش میں آکر شریعت کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں"۔ (ننگ اسلام صـ ۱)

کیا آپ میں ابھی تک اتمام حجت کا ولولہ باقی ہے۔ حالانکہ "الفضل" اور "فاروق" میں آپ کے رسالہ "شان مصلح موعود" کی دھجیاں اڑ اڑ کر فضاء میں بکھر چکی ہیں۔ اور آپ کے اس نئے جنم سے قبل خاکسار کتاب "مصلح موعود و خلافت محمود" لکھ کر جس کے جواب سے آج تک آپ کے معاون امیر پیغام ساکت ہیں۔ شائع کر چکا ہے۔ جس کو آپ پڑھ چکے ہیں۔ اس پر بھی اگر آپ کی تشنگی دور نہیں ہوئی۔ تو مَیں انشاء اللہ میدان مباہلہ میں آپ کو پھر ایک مرتبہ دو ڈیڑھ گھنٹہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مصلح موعود ہونے کے دلائل سنا دوں گا۔ جن کو سنکر بھی آپ نے ابا و استکبار اختیار کیا۔ تو اسی وقت مباہلہ ہو جائے گا۔ کہو اب تو شیخ جی خوش ہو۔

پنجم۔ شیخ صاحب، مصری میرے ساتھ مباہلہ کرنے سے ایسے گریز کرتے ہیں۔ کہ "مباہلہ سے فرد پر نہیں۔ بلکہ جماعت پر اثر ڈالنا مقصود ہوتا ہے"۔

"لیکن جناب میر قاسم علی صاحب کے چیلنج مباہلہ میں یہ بات بھی مفقود ہے"۔

پھر آگے چل کر جناب مصری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "کیا جماعت جناب میر قاسم علی صاحب کے عذاب میں مبتلا ہونے کے نتیجہ میں آئندہ کے لئے جناب خلیفہ صاحب مکرم کو مصلح موعود اور خلیفہ ماننا ترک کر دیگی"۔

اب سب سے آخری بات جو قابل غور بات رہ جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس مباہلہ کا کیا نتیجہ ہوگا"۔

اب اگر اس مباہلہ میں خدانخواستہ (نہیں شیخ صاحب خداخواستہ ہے) میں (مصری) کسی عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔ تو آپ کا مقصد تو حاصل ہو جائے گا۔ یعنی جماعت کو ان کے مصلح موعود اور خلیفہ ہونے پر یقین ہو جائیگا"۔

"لیکن اگر آپ اس مباہلہ کے نتیجہ میں عذاب میں مبتلا ہوئے۔ تو آپ ہی بتایئں۔ کہ نتیجہ کیا نکلے گا۔

اس صورت میں نہ تو آپ کی ہلاکت آپکے لئے سود مند ہوئی۔ اور نہ ہی کسی اور کو نفع بخشا۔ اگر آپ پر اس مباہلہ کے نتیجہ میں موت وارد ہو گئی۔ تو جماعت زیادہ سے زیادہ اس بات کا اقرار کرے گی۔ کہ میر قاسم علی صاحب جو جناب خلیفہ صاحب مکرم کو مصلح موعود مانا کرتے تھے۔ اور اپنے اس عقیدہ کا اظہار کرتے تھے۔ وہ اظہار محض منافقانہ تھا۔ ان کے دل کے اندر قطعاً اس بات پر ایمان نہیں تھا۔ ...... آپ کی موت کے بعد بجز اس کے کہ جماعت آپ کو منافق سمجھ لے۔ اور اس مباہلہ کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اور آپ کے منافق سمجھے جانے سے میرے مقاصد کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے"۔ (ننگ اسلام صـ ۱۲)

الحمدللہ کہ شیخ صاحب کی قلم سے یہ "سب سے آخری قابل غور بات" ایسی نکل گئی ہے۔ جو ان کو مباہلہ سے چھٹکارا پانے کے تمام راستے بند کر دیتی ہے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس مباہلہ کا نتیجہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جس سے شیخ صاحب کا مقصد حاصل ہو جائے۔ کہ بصورت مباہلہ واقع ہونے کے اگر میر قاسم علی پر موت وارد ہو جائے۔ تو خلیفہ صاحب مکرم اپنی خلافت سے اور تمام جماعت خلیفہ صاحب کو مصلح موعود اور خلیفہ ماننے سے یک دم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دست بردار ہو جائے۔ تب تو شیخ صاحب کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اور اگر شیخ صاحب خدا خواستہ ایک سال کے اندر عذاب میں مبتلا ہو جائیں۔ یا دائمی نیند سو جائیں۔ تو میرا مقصد تو حاصل ہو جائیگا۔ کہ جماعت احمدیہ کو خلیفہ صاحب کے سچا خلیفہ اور مصلح موعود ہونے پر یقین آجائے گا۔ یعنی اِس وقت تو جماعت حضرت خلیفہ صاحب مکرم کو مصلح موعود اور خلیفہ برحق نہیں مان رہی جب شیخ صاحب مر کر دکھا دیں گے۔ تو پھر جماعت کو ان کے خلیفہ روحانی اور مصلح موعود ہونے کا یقین ہو جائے گا۔ حالانکہ بقول مصری صاحب باوجود خلیفہ صاحب مکرم کو مصلح موعود اور خلیفہ روحانی نہ ماننے کے رب والا مقام خلیفہ صاحب مکرم کو جماعت نے دے دیا ہوا ہے۔ پھر جب شیخ صاحب مباہلہ کے نتیجہ میں موت کا شکار ہو جائیں گے۔ تو معلوم نہیں۔ اس وقت جماعت خلیفہ صاحب مکرم کو رب سے بڑھ کر کونسا مقام بخش دے گی۔ سبحان اللہ کیا علم کا دریا بہا دیا ہے۔

خیر کچھ ہو۔ اب ذرا ہوش و حواس درست کر کے شیخ صاحب اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ جو یہ ہے۔ کہ آپ ایسے مقصد کے حصول کے خواہاں ہیں۔ جو آپ کی حیثیت اور پوزیشن سے ایک سو ایک فی صدی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ نہ تو آپ کوئی پیشوائے قوم ہیں۔ نہ آپ کی کوئی جماعت ہے۔ جس پر مباہلہ سے آپ کی موت یا کسی عذاب شدید کے وقوع پر حجت قائم ہو کر وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ اور مسیح موعود ؑ کا حقیقی جانشین اور مصلح موعود مان کر آپ کی بیعت میں داخل ہو جائے۔ اور آپ کو کاذب اور فاسق یا منافق قرار دیدے۔ ایسی صورت میں "آپ کی ہلاکت نہ تو آپ کے لئے سودمند ہوئی اور نہ ہی اس نے کسی اور کو نفع بخشا۔" کہو شیخ جی ٹھیک کہہ رہا ہوں یا نہیں؟ جناب من! آپکی حیثیت تو عبد الحق غزنوی جیسی بھی نہیں ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس وقت کے ایک مرید حافظ محمدؐ یوسف نے امرتسر میں مباہلہ کیا تھا۔ اور حضرت صاحب نے اس مباہلہ کو پسند فرما کر لکھا تھا۔ کہ:۔

"مجھ کو اس بات کے سُننے سے بہت خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے ایک معزز دوست حافظ محمدؐ یوسف صاحب نے ایمانی جوانمردی اور شجاعت کے ساتھ ہم سے پہلے اس ثواب (مباہلہ) کو حاصل کیا۔ .... اور حافظ صاحب نے فرمایا عبد الحق اگر اپنے تئیں سچا جانتا ہے۔ تو میرے مقابلہ پر آوے۔ میں اس سے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ ...... اور حافظ صاحب نے عبد الحق سے مباہلہ کیا۔"

(اشتہار مباہلہ ۱۰۳ تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۲۶)

اب علامہ مصری بتائیں۔ کہ اس مباہلہ کے نتیجہ میں اگر حافظ محمدؐ یوسف مورد عذاب ہو جاتا۔ تو کیا حضرت مسیح موعود ؑ کو اپنے دعویٰ سے دست بردار ہو جانا چاہیئے تھا؟ اور تمام جماعت کو جو اس وقت آپ کی بیعت میں تھی۔ حضرت صاحب کی مسیحیت اور مہدویت سے علیحدگی اختیار کرنی پڑتی۔ یا اس کا اثر صرف حافظ محمدؐ یوسف پر پڑتا۔ دیکھو حضرت اقدس ؑ نے اسی اشتہار میں فرمایا ہے۔ کہ

"جب حسب دستور مباہلہ فریقین اپنے اپنے نفس پر لعنتیں ڈال چکے۔ ..... تب حافظ صاحب نے عبد الحق سے دریافت کیا۔ کہ اسوقت میں بھی اپنے آپ پر بحالت کاذب ہونے کے لعنت ڈال چکا۔ ...... اور ایسا ہی تم بھی اپنے نفس پر اپنے منہ سے لعنت ڈال چکے۔ لہٰذا میں تو اب اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر اس لعنت کا اثر مجھ پر وارد ہؤا۔ اور کوئی ذلت اور رسوائی مجھ کو پیش آگئی۔ تو مَیں اپنے عقیدہ سے رجوع کر لونگا۔ اب تم بھی اپنا ارادہ بیان کرو۔ کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے نزدیک کاذب ٹھیرے۔ .... تو تم بھی اپنے اس تکفیر کے عقیدہ سے رجوع کروگے یا نہیں فی الفور عبد الحق نے صاف جواب دیا۔ کہ اگر مَیں اپنی اس بددعا سے سؤر اور بندر اور ریچھ بھی ہو جاؤں۔ تب بھی میں اپنا عقیدہ تکفیر ہرگز نہ چھوڑوں گا۔" (تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۲۶)

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہؤا۔ کہ (۱) عبد الحق اور حافظ محمدؐ یوسف صرف دو شخصوں نے اپنے اپنے عقیدہ پر مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور اس پر ہی دونوں نے مباہلہ کیا۔ (۲) اس مباہلہ کے اثر کو اپنی اپنی ذات تک ہی محدود رکھا۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر نہ آپکے مریدین کے عقیدہ پر اس کا اثر وسیع کیا۔ (۳) حضرت اقدس علیہ السلام نے اس مباہلہ کو حافظ محمدؐ یوسف صاحب کی ایمانی جوانمردی اور شجاعت قرار دیکر موجب ثواب بتلایا۔ اور اس کے اثر کو دونوں کی ذات تک ہی محدود ہونا تسلیم فرمایا۔ معلوم نہیں۔ کہ شیخ مصری! اپنی کس حیثیت پر یہ شرط ٹھہراتے ہیں۔ کہ اس کا اثر حضرت خلیفہ صاحب اور آپ کی تمام جماعت پر ہونا چاہیئے۔ کہ ایک طرف خلیفہ صاحب خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ اور دوسری طرف تمام جماعت آپ کو مسیح موعود ؑ کا روحانی خلیفہ اور مصلح موعود ماننا چھوڑ دے۔ تب مصری صاحب کا مقصد پورا ہوگا۔ کیا چھوٹے مُنہ سے بڑی بات نکل رہی ہے۔ اور اپنے آپ کو خدا جانے کیا سمجھ لیا ہے۔ میاں مصری۔ آپ کی حیثیت مجھ سے بڑی نہیں۔ بلکہ اس وقت تو عبد الحق غزنوی جیسی بھی نہیں۔ اور مَیں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں آپ سے بدرجہا بڑھ کر حیثیت اور پوزیشن اور عزت رکھتا ہوں۔ لہٰذا یہ شرط ہی آپ کی بالکل شہتیروں سے لپٹنے والی مثال کی مصداق ہے۔ دیکھو آپ تو اب تک اپنی حیثیت بنانے کے لئے مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری اور صدر انجمن کی ممبری کا واسطہ دے کر اپنی معززیت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جو اَب یہ بھی آپ کے ہاتھ میں نہیں۔ خدا نے چھین لی ہے۔ اس کے علاوہ کونسی آپ کی اب پوزیشن بڑھ گئی ہے۔ جس کے بھروسہ پر آپ حضرت مصلح موعود فضل عمر اولوالعزم امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کی لاکھوں کی مطیع منقاد و جاں نثار جماعت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ جس کے آپ اہل نہیں؟ شیخ جی! ذرا تو عقل سے کام لو۔ یا ساری ہی عقل ماری گئی ہے؟

پھر ایسی ڈینگ مارتے وقت آپ کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ جب خدا نخواستہ آپ مورد عذاب ہو گئے۔ تو کن لوگوں پر آپ کا ہلاک ہونا حجت قائم کردیگا۔ وہ کونسی بیسیوں یا سینکڑوں یا ہزاروں یا لاکھوں کی جماعت کے آپ پیشوا ہیں۔ جن کو ہم آپ کے مورد عذاب ہونے پر ملزم کر سکیں گے۔ کیا یہی "ڈھائی بوٹے اور فتو باغبان" جو دو تین آدمی آپکے ساتھ روٹیاں کھا رہے ہیں۔ اور آپ کا دم بھر رہے ہیں۔ نہیں تو اور کون لوگ ہیں۔ جو آپ کی تعذیب سے متاثر ہو کر آپ کو اپنا پیشوا سمجھنا چھوڑ دیں گے۔ باقی رہا علمی حیثیت سے آپ کا یہ حال ہے۔ کہ جس علم خشک اور کورئ باطن پر آپ نازاں ہو رہے ہیں۔ اسکی ادنےٰ امثال تو آپ کا رسالہ "ذریت مبشرہ" ہے۔ جس میں آپ نے لفظ "بشارت" کے زبان عربی میں استعمال سے بھی اپنی جہالت کا مضحکہ خیز ثبوت دیا ہے۔ جس طرح بٹالوی نے عجبت کا صلہ الیٰ بتا کر ذلت خریدی تھی۔ ویسی آپ کے حصہ میں بھی آگئی۔ اور محاورہ اردو سے بھی آپ نے اپنی ناواقفیت کا اظہار کیا۔ حالانکہ اردو زبان میں بھی لفظ "بشارت" کبھی مطلق خبر کے معنوں میں نہیں استعمال ہوتا۔

پس حد سے بڑھ کر نہ اچھل جایئے۔ اور سیدھے ہو کر الٰہی فیصلہ کی طرف آیئے۔ ممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ رحم فرما کر آپ کو مباہلہ کے نتیجہ میں زندہ رکھ کر ہی موت کے سوا کسی عذاب میں مبتلا کرے۔ تاکہ شاید آپ کو صداقت کے قبول کرنے کی توفیق مل جائے۔ بشرطیکہ آپ کا تکبر جو "ہمچومن دیگرے نیست" کا آپ کو غلطی میں ڈال رہا ہے۔ سدّ راہ نہ ہو جائے۔ آپ نے اپنی قیمت حیثیت سے بڑھ کر لگانے میں سخت غلطی کھائی ہے۔

شیخ جی! یہی آپ کی احمدیت ہے۔ اور یہی آپکا مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق ہے۔ کہ آپ مخروج ہوتے ہی دشمنانِ مسیح موعود اور معاندین سلسلہ احمدیہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مل رہے ہیں۔ دشمنان سلسلہ احرار اور پیغامیان کے دروازوں پر جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔ کبھی عنایت اللہ احراری کی گود میں اور کبھی پیغام بلڈنگ کے گڑھے میں اور کبھی مستریاں مباہلہ کی آغوش میں جلوہ فرما ہیں۔ کچھ تو شرم کرو۔ اس پر یہ دعویٰ کہ میں اصلاح نظام و عزل خلیفہ کے لئے کھڑا ہؤا ہوں۔ اور یہ کرکے چھوڑوں گا۔ "ایاز قدر خود بشناس"۔

سنو مصری صاحب! مَیں آپ کو پھر سمجھاتا ہوں۔ اور سیدھے راستہ کی طرف لاتا ہوں۔ کہ مباہلہ میں دو قسم کے عذاب کاذب پر وارد ہؤا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ کاذب کو خدا زندہ رکھ کر اس پر ایسا عذاب نازل کرتا ہے۔ جس سے وہ شاید رو باصلاح ہو کر تائب ہو جائے۔ اور صداقت کو قبول کرے۔ بشرطیکہ اسکی ضمیر مردہ اور دل سیاہ نہ ہو گیا ہو۔ دوسرا عذاب موت کے رنگ میں دیتا ہے۔ جو انتہائی نتیجہ ہے مباہلہ کا۔ سو ان عذابوں میں سے جو بھی آپکے لئے مقدر ہے۔ مباہلہ کے بعد مل جائے گا۔ اگر آپ خدانخواستہ زندہ رہے۔ اور طبعی موت سے نہ مرے۔ تو ممکن ہے آپ کو صداقت کے ماننے کی توفیق مل جائے۔ اور اگر آپ خدانخواستہ عذاب موت کا شکار ہو گئے۔ تو قصہ ختم ہو جائے گا۔ نہ کوئی آپ کا نام لیوا نہ پانی دیوا جس پر ہم حجت قائم کر سکیں گے۔ اور نہ ان کو ملزم کر سکیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ میں مباہلہ کے نتیجہ میں زندہ رہ کر عذاب کا مورد ہؤا تو مَیں اپنے اس عقیدہ کو جس پر مباہلہ کرنے لگا ہوں۔ رجوع کر لوں گا۔ یعنی سمجھ لوں گا۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی مصلح موعود نہیں ہیں۔ وہ کوئی اور آئندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ میں ہوگا۔ اور اگر میں مباہلہ کے نتیجہ میں مرگیا۔ تو میرے مرنے سے جماعت احمدیہ پر کیا حجت قائم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو اپنے دلی یقین اور ایمان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی خلیفہ اور مصلح موعود مان رہی ہے۔ نہ کہ جماعت کو آپ کے مرنے سے حضرت امیر المومنین کی خلافت و مصلح موعود ہونے پر ایمان و یقین حاصل ہوگا۔ شیخ جی وہ آپ کے مرنے کے انتظار میں نہیں بیٹھی۔ کہ آپ [illegible] اور جگہ خالی کریں۔ تو وہ حضرت فضل عمر کو [illegible] مصلح موعود ماننے لگے۔ وہ تو اس سے بالاتر مقام پر ہے۔ کہ آپ مریں۔ تب کہیں حضرت محمود احمد ایدہ اللہ الصمد سچے خلیفہ بنیں۔ اور بلا روک ٹوک مصلح موعود کہلانے لگیں۔ اس معاملہ کا اثر تو صرف میرے اور آپ کے مصلح موعود والے عقیدہ تک ہی محدود ہو سکتا ہے۔ نہ کہ کسی دیگر شخص پر۔ جیسا کہ حافظ محمد یوسف اور عبد الحق غزنوی کے مباہلہ سے ظاہر ہے۔ یہ آپ کو سخت دھوکہ اور غلط فہمی ہوئی ہے۔ جو آپ نے لکھ مارا۔ کہ

"اگر اس مباہلہ میں میں (مصری) کسی عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔ تو آپ کا مقصد تو حاصل ہو جائے گا۔ یعنی جماعت کو ان کے مصلح موعود اور خلیفہ ہونے پر یقین ہو جائے گا۔"

آپ کو کس بیوقوف نے کہا تھا۔ کہ جماعت کو اس وقت ان کے مصلح موعود اور خلیفہ برحق ہونے پر یقین نہیں ہے۔ اور مصری صاحب۔ اگر مباہلہ کرکے مر جائیں۔ تو پھر جماعت کو یہ یقین ہو جائیگا۔ کہ واقعی حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الصمد خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود اور خلیفہ روحانی ہیں۔ ورنہ اب تک جماعت کو یہ یقین ہی حاصل نہیں۔ کیا خوش فہمی ہے۔ پھر اس پر دعویٰ ہمہ دانی۔ امید ہے۔ کہ آپ اپنی اس لایعنی کج بیانی کے بے معنی ہونے کو خوب سمجھ گئے ہونگے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد پھنس گیا

علامہ زمن مصری صاحب نے "ننگ اسلام" کے صفحہ ۱۲ پر پہنچ کر تو ساری لٹیا ہی ڈبو دی ہے۔ اور اپنی ساری کری کرائی اپنے ہاتھوں سے ہی مٹا دی ہے۔ اور جو عمارت ریگ پر بنائی تھی۔ وہ ایک دم دھڑام سے گرا دی ہے۔ اور جس مباہلہ کو رو رو کر فریاد کرتے ہوئے اور اپیلیں لکھتے ہوئے خلاف شریعت خلاف اسوہ رسول و حضرت مسیح موعود اور شریعت سے کھلا کھلا تمسخر اور جزئی اختلاف بتا کر کاغذ کا منہ کالا کرتے رہے تھے۔ وہ سب کا سب ملیا میٹ کر کے اسی خلاف شریعت خلاف قرآن اور خلاف رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و خلاف اسوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اسی جزئی اختلاف پر مباہلہ کرنے کو تیار ہو گئے ہیں۔ سنو اور غور سے سنو! ؎

لائے اس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

مصر کے شیخ مکرم فرماتے ہیں۔ کہ

"ہاں اگر جناب خلیفہ صاحب مکرم اور جماعت آپ (قاسم علی) کو مخلص سمجھ کر اس بات کا اقرار شائع کر دے۔ کہ اگر مباہلہ کے نتیجہ میں ایک سال کے اندر میر قاسم علی صاحب پر ان کی دعا کے مطابق موت وارد ہو گئی۔ تو جناب خلیفہ صاحب مکرم خلافت سے فوراً دست بردار ہو جائیں گے۔ اور جماعت بھی ان سے علیحدہ ہو جائیگی۔ تو میں مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ پس جس وقت جناب خلیفہ صاحب مکرم اور جماعت کی طرف سے ایسا اعلان شائع ہو جائے گا۔ اسی وقت آپ مجھے مباہلہ کے لئے حاضر پائیں گے۔" (ننگ اسلام صفحہ ۱۲ کالم ۲)

واہ شیخ صاحب واہ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

کوئی اس ہمہ دان شیخ سے پوچھے۔ کہ اے عالم شریعت اور ماہر طریقت۔ جو بات اب جاکر بتائی ہے۔ اگر اتنی ہی بات پر مباہلہ کی منظوری کا مدار تھا۔ تو ناحق ورق سیاہ کرنے اور اس مباہلہ کو خلاف شریعت اور جزئی اختلاف قرار دینے میں کیوں وقت ضائع کیا۔ بھلے آدمی! آخر دم تک تو استقلال دکھانا تھا۔ ایسی جلدی منہ کے بل گر کر ناحق رسوائی اٹھائی۔ اور کیا نتیجہ حاصل کیا۔ یہی نا کہ لوگوں میں اپنی علمی پردہ دری کرا کر ناحق جگ ہنسائی کرائی۔ اب تک جس مباہلہ کو "جزئی اختلاف" بتا کر خلاف شریعت اور شریعت سے تمسخر کہا جا رہا تھا۔ اور جس کو اس وجہ سے ناجائز لکھا آرہا تھا۔ کہ میں میر قاسم علی صاحب کو کافر یا کاذب نہیں سمجھتا۔ بلکہ مخطی کہتا ہوں پھر کس طرح ایک مخطی پر لعنت بھیجوں۔ وہی مباہلہ "ننگ اسلام" کے بارھویں صفحہ پر پہنچ کر کس طرح جائز اور شریعت کے مطابق ہو گیا۔ کیا صرف خلیفہ صاحب مکرم اور جماعت کی طرف سے آپ کا مطلوبہ اعلان شائع ہونے سے وہ شریعت کے مطابق قرآن کے مطابق رسول صلعم کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق بن جائے گا۔ کیا ایسے اعلان کے شائع ہونے پر وہ سارے حوالہ جات جن کی بناء پر اسکو جزئی اختلاف بتا کر ناجائز قرار دیا جا رہا تھا۔ غلط ہو جائیں گے۔ اور یہ مباہلہ بجائے جزئی اختلاف کے کلی اختلاف کہلانے لگے گا۔ اور وہ مخطی جس کو کاذب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مخطی نہ رہ کر کاذب بن جائے گا۔ اور اس پر لعنت بھیجنا جائز ہو جائیگا آخر اس اعلان میں کونسی ایسی تاثیر ہو گئی۔ جس سے آپ کی ساری محنت برباد ہو کر مباہلہ عین شریعت کے مطابق قرار پا جائیگا۔ افسوس ؎

تھے دیر سے جو شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری شیخی جھڑ گئی کیوں دو گھڑی کے بعد

حضرت شیخ صاحب! اگر پہلے ہی یہ بات لکھ دیتے کہ مباہلہ میں اس صورت میں کر سکتا ہوں۔ جبکہ میرا مطلوبہ اعلان خلیفہ صاحب اور جماعت کی طرف سے شائع ہو جائے۔ اور یہ شریعت کے خلاف اور جزئی اختلاف میرا کہنا محض جان بچانے کیلئے تھا۔ تو یہ روز بد جو اپنی بے علمی سے آپ کو دیکھنا پڑا ہے۔ نہ دیکھنے میں آتا۔ اس سے تو معلوم ہو گیا۔ کہ وہ سب دلائل اور حوالہ جات محض مباہلہ کے خوف سے پیچھا چھڑانے کیلئے لکھے گئے تھے۔ ورنہ دراصل یہ مباہلہ خلاف شریعت اور ناجائز نہ تھا۔ سچ ہے۔ "مرتا کیا نہ کرتا"۔ شیخ صاحب! آپ نے تو نہ صرف اپنی ہی بلکہ اپنے مددگاروں اور ہمخیالوں کی بھی ناک کاٹ ڈالی۔ اور ذرا نہ سوچا۔ کہ میں کیا کہہ رہا تھا۔ اور اب آخر میں آکر کیا کہنے لگا ہوں ؎

اب بتاؤ شیخ جی کیسی بنی

ذرا شیخ صاحب فرمائیے تو سہی۔ کہ اب کس دلیل سے آپ اس ناجائز خلاف شریعت خلاف اسوہ رسول و مسیح موعود علیہ السلام مباہلہ کو منظور کر بیٹھے ہیں۔ اور اب کونسے حوالہ سے یہ جزئی اختلاف دور ہو کر کلی اختلاف بن گیا۔ اور اب کس برہان سے وہ جو مخطی تھا صریح کاذب کہلانے لگا۔ اور اب کونسی پچکاری سے اس چیلنج مباہلہ کا خلاف شریعت اور ناجائز ہونا دور ہو گیا۔ ذرا ہوش و حواس بجا کر کے اس مصیبت کو دولہ کر دیجئے۔ جو قبل از مباہلہ ہی آپ پر وارد ہو گئی ہے۔ اگر مباہلہ ہو گیا۔ تو خدا جانے آپ کا کیا حشر ہو۔ سچ ہے۔ ؎

آنچہ دانا کند کند ناداں ٭ لیک بعد از ہزار رسوائی

الحمد للہ۔ خدا کا خاص فضل و احسان ہے جس نے اظہار صداقت کیلئے مباہلہ سے قبل ہی میرے حریف کو شکست فاش دیکر اس پر مجھے غالب کر دیا اور وہ اپنے سارے دعاوی سے مغلوب ہو کر دست بردار ہو گیا۔ اور اپنے قلم و زبان سے اسنے تسلیم کر لیا۔ کہ واقعی "میر قاسم علی صاحب کا چیلنج مباہلہ" شریعت کے مطابق تھا۔ میں نے دھوکہ دینا چاہا تھا۔ کہ شاید اسی طرح میری جان بخشی ہو جائے۔ مگر میر صاحب نے میری چالاکی کو خوب تاڑ کر ایسا مجھے چاروں شانے چت کیا۔ کہ اب اٹھنے کی سکت نہیں رہی۔ اب سوائے اس کے کہ میں پیغام بلڈنگ کے گڑھے میں جا کر ناکام امیر پیغام سے مشورہ لوں اور احرار کے پاس پہنچ کر ان کے قدموں پر سر دھروں۔ یا اپنے مشیران مستریان مشین سیویاں سے صلاح کروں۔ کہ اب کیا جواب دوں۔ اور کس حیلہ سے اس مباہلہ کے چیلنج سے نجات پاؤں۔ اور کوئی بات نہیں بن آتی۔ مگر پھر سوچتا ہوں۔ کہ یہ سب عدوان احمدیت و سلسلہ عالیہ احمدیہ و معاندین مسیح موعود علیہ السلام و اہل بیت کرام ہی کیا بتا دیں گے۔ میرے لئے تو کوئی جائے گریز ہی نہیں رہی۔ اور کوئی سوراخ بھی میر صاحب نے ایسا نہیں چھوڑا۔ جس میں گھس کر میں پناہ لوں۔ ناحق مجھے ان نااہل تماش بینوں نے میری پیٹھ ٹھونک کر ذلیل کرایا۔ اور بری طرح پھنسایا افسوس کہ ایسوں کے کہنے سننے میں آکر میں نے اپنی مٹی کٹوائی اور بات کچھ بھی نہ بن آئی۔

میر صاحب کا چیلنج مباہلہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گیا۔ مگر شیخصاحب "اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔ دراصل آپ کے ظاہری ریاکار دوستوں مگر اندرونی دشمنوں نے آپ سے کوئی بدلہ لیا ہے۔ کاش اگر آپ ان کا کہنا نہ مانتے۔ تو آپ کو یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔ ؎ کاش آپ سمجھتے۔ کہ

کسی کے کہنے سننے پر یہ اترانا نہ تھا اچھا
تمہیں سمجھو بگڑتا کیا ہے کہنے سننے والوں کا
مصیبت جسقدر آئی تمہاری جان پر آئی
نہ بگڑا کہنے والوں کا نہ بگڑا سننے والوں کا

افسوس کہ اس پرچہ میں زیادہ گنجائش نہیں رہی۔ کہ میں آپ کے اس نامعقول مجہول اور فضول چیلنج مباہلہ کا جواب بھی شائع کر دیتا۔ جو آپ نے مجھے "جناب میر قاسم علی صاحب مباہلہ کے لیے تیار ہو جائیں" کی بغلی سرخی سے ننگ اسلام کے صفحہ ۱۲ کالم ۲ پر دیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ اشاعت میں جناب مصری صاحب کو اس کا ایسا جواب دوں گا۔ کہ جس کو شیخصاحب تاحیات خود یاد رکھیں گے۔ اور اس کے متعلق پھر قلم اٹھانے کی جرأت نہ کریں گے۔ فانتظر۔ آپ پہلے میرے اس چیلنج مباہلہ سے تو نجات حاصل کر لیں۔ میں ابھی بہت کچھ آپ کی تواضع کے سامان جمع رکھتا ہوں۔ جن کو انشاء اللہ آپ کی خدمت گزاری میں پیش کرتا رہوں گا۔ ؎

اندکے با تو بگفتیم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی کتاب "ذریت مبشرہ" پر سرسری نظر

(۲)

پہلی قسط میں میں بتلا چکا ہوں۔ کہ مصری صاحب نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش جب بشارات کے ماتحت اپنی کتاب "شانِ مصلح موعود" میں تسلیم کر لی۔ تو اس پر ہم نے اپنے مضامین میں یہ گرفت کی۔ کہ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ آپ بشارت کے ماتحت پیدا ہوئے ہیں۔ مصری صاحب کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مخالفت زیب نہیں دیتی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لختِ جگر جو مصری صاحب کے نزدیک بھی خدا تعالیٰ کی کئی بشارات کا مصداق ہے۔ ان اعتراضات کا کسی صورت میں مورد نہیں ہو سکتا۔ جو ان کی ذاتِ گرامی کے خلاف پیش کرتے ہیں۔

چونکہ بدقسمتی سے حضرت محمود ایدہ اللہ کی عداوت کی وجہ سے مصری صاحب آج کل عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھر رہے ہیں۔ اس لئے اب آپ اس مقام سے بھی جس مقام پر آپ "شان مصلح موعود" لکھنے کے وقت تھے۔ نیچے آ گئے ہیں۔ اور ہماری اس دلیل کے وزن اور قوت کی تاب نہ لاتے ہوئے ان کا قدم اور نیچے کی طرف پھسل گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مصری صاحب کا نیا دعوےٰ چنانچہ مصری صاحب اب گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے اپنی اس کتاب "ذریت مبشرہ" میں یوں رقمطراز ہیں۔ کہ "بشارت" کے معنی "خوشخبری" "نہیں۔ بلکہ" مطلق خبر" کے ہیں۔ چونکہ ماشاء اللہ آپ مصر کی ہوا کھا آئے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کو عربی دان ہونے کا دعویٰ ہے۔ لہٰذا آپ نے اس بات کے ثبوت کے لئے عواقب سے بے نیاز ہو کر بعض قرآنی شہادات بھی اپنی تائید میں پیش کر دی ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"حضرت اقدس ایک ہی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے کبھی "بشارت" کا لفظ استعمال فرماتے ہیں۔ کبھی "خبر" کا۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ حضور کے نزدیک "بشارت" اور "خبر" ہم معنی استعمال ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس کی کتب کے علاوہ قرآن شریف میں بھی لفظ "بشارت" "مطلق خبر" کے معنوں میں ہی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا بشر احدھم بالانثیٰ۔ جس کے معنی بیضاوی میں یہی لکھے ہیں۔ ای اذا اخبر بولادتھا۔ یعنی جب کسی کو اس کے گھر لڑکی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے۔ اسی طرح کفار اور منافقین کے متعلق قرآن شریف میں بار بار آیا ہے۔ بشرھم بعذاب الیم۔ ان کو دردناک عذاب کی خبر دیدے۔

پس جبکہ لفظ "بشارت" اور "خبر" دونوں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ تو لفظ "بشارت" سے اس لڑکے کی کسی ذاتی خصوصیت کا نتیجہ نکالنا جس کے متعلق "بشارت" دی جاتی ہے۔ بالکل بے معنی بات ہوگی۔" (ذریت مبشرہ صفحہ ۳۲)

واہ رے تیری عربی دانی اور اس پر آپ کی قرآن فہمی! کیا مصری صاحب نے اپنے ہوا خواہوں اور حاشیہ نشینوں کی طرح ساری دنیا کو احمق ہی سمجھ رکھا ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ساری دنیا میں کوئی ذی ہوش نہیں ہے۔ کیا کوئی وہ انسان جس کے دماغ میں عقل سلیم باقی ہو۔ ایسی بودی کچی اور لچر باتوں پر کان دھر سکتا ہے؟

جناب مصری صاحب! برائے خدا ہوش کے ناخن لیں۔ یہ کیا بہکی بہکی باتیں آپ کے دماغ و قلم سے نکل رہی ہیں۔ کیوں آپ اپنی علمی پردہ دری کرانے پر کمر بستہ ہیں۔ جب آپ کے تمام دلائل ایسی ہی نوعیت کے تھے۔ تو اپنے دل میں چھپائے رکھتے۔ اور انہیں علمی حلقہ میں پیش کر کے اپنے سبکی کے سامان پیدا نہ کرتے۔

حقیقت "بشارت" جناب والا! گوشِ ہوش سے سنیئے۔ "بشارت" کا لفظ عربی زبان میں کیا اور اردو زبان میں کیا اپنے حقیقی معنوں کے لحاظ سے "خوشخبری" کے معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ اور اگر کبھی اسے "خبر" کے لفظ سے بیان کریں۔ تو یہ استعمال ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ خاص کے لئے عام کو استعمال کریں۔ اور اطلاق العام علی الخاص مجاز کی قسم ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر اتقان

پس خبر کا لفظ اگر بشارت کے لئے استعمال ہو۔ تو یہ استعمال مجازی ہوگا۔ ورنہ بشارت کے معنی درحقیقت خوشخبری ہیں۔ اور تمام قرآن مجید میں جہاں جہاں یہ بشارت کا لفظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ وہاں خوشخبری مراد ہے۔ ہمارا مصری صاحب کو چیلنج ہے۔ کہ مصری صاحب قرآن مجید کی ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکتے۔ جس میں بشارت کا لفظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہو۔ اور مراد اس سے خوشخبری نہ ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں اپنے پیارے نبی ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔

انی جاعلک للناس اماما

اور مراد امام سے نبی لیا ہے۔ حالانکہ امام غیر نبی بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ بات مصری صاحب کو بھی یقیناً مسلم ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی کتاب ناقابل جواب "ذریت مبشرہ" کے صفحہ ۱۹ پر یہ لکھتے ہیں۔

"اس آیت میں یہ الفاظ کہ میں تجھے امام بناتا ہوں صاف بتا رہے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم ابھی عہدۂ نبوت پر سرفراز نہیں کئے گئے تھے"۔

مصری صاحب! اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر کسی جگہ "بشارت" کے لفظ سے بیان کردہ مضمون کو کسی دوسرے مقام پر خدا کی طرف سے "خبر" ملنے کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ تو وہاں اس "خبر" سے مراد "مطلق خبر" نہیں۔ بلکہ وہ "خبر" مراد ہے۔ جو بشارت پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت سے اس آیت میں بقول مصری صاحب کے بھی وہ "امامت" مراد ہے۔ جو نبوت کی حامل ہے۔ نہ کہ "مطلق امامت"۔ پس میں پورے وثوق ثلج قلب سے علیٰ وجہ البصیرت ببانگ دہل اس بات کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ "بشارت" کا لفظ اپنے حقیقی معنوں میں محض اور محض "خوشخبری" کے ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

مصری صاحب نے اپنے اس دعوے کے اثبات کے لئے جو پہلی دلیل دی ہے۔ وہ آیت اذا بشر احدھم بالانثیٰ ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ امام بیضاوی نے "بشارت" کا ترجمہ "خبر" کیا ہے۔ اذا بشر احدھم بالانثیٰ کے ترجمہ میں اگر امام بیضاوی نے "خبر" کے معنی کئے ہیں۔ تو یہ بھی اطلاق العام علی الخاص ہے۔ ورنہ اسجگہ مطلق خبر مراد لی جائے۔ نہ کہ "خوشخبر" تو اس آیت کی بلاغت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اس آیت میں اقتضائے حال کا یہ تقاضا ہے۔ کہ بشارت کا لفظ خوشخبری کے معنوں میں لیا جائے۔ تا لڑکی کی پیدائش کے متعلق خوشخبری ملنے پر جن لوگوں کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ ان کے اس فعل کی وقاحت خوب نمایاں ہو جائے۔ ورنہ اسجگہ بشارت سے مطلق خبر مراد لینے سے اس خبر ملنے پر جو حرکت سرزد ہوتی ہے۔ اسکی شناخت نمایاں نہ ہوگی۔ کیونکہ لڑکی پیدا ہونے کی خبر کو بُری خبر سمجھتے ہوئے اس پر سیاہ رو ہونا ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن خدا اسے خوشخبری قرار دے کر ان کے اس خبر پر ناراض ہونے کے فعل کی تحقیر فرما رہا ہے۔

مصری صاحب کا علامہ بیضا کے علم وفضل اور قرآن دانی پر سخت حملہ ہوگا۔ اگر وہ ایسے جید عالم کی طرف یہ منسوب کریں۔ کہ انہوں نے اسجگہ خبر سے مراد "مطلق خبر" لی ہے۔ نہ کہ "خوشکن خبر"

پس اگر اس آیت میں بشریٰ کے معنے مصری صاحب کی طرح "خوشخبری" نہ لئے جائیں۔ تو کلام کا سارا حسن جاتا رہتا ہے۔ اور اسکی بلاغت کا سارا زور ٹوٹ جاتا ہے۔

کاش مصری صاحب اس نکتہ کو سمجھیں۔ اور اگر وہ علم دوست ہیں۔ تو اسکی قدر کریں۔ اس کے بعد بدقسمتی سے مصری صاحب کی نظر بشرھم بعذاب الیم کی آیت پر بھی جا پڑی۔ اب کیا تھا۔ ان کی باچھیں کھل گئیں۔ اور جھٹ آؤ دیکھا نہ تاؤ آنکھیں بند کر کے عقل کو جواب دے کر یہ آیت بھی اپنی تائید میں پیش کر دی۔ سچ ہے۔ جب بُرے دن آتے ہیں۔ تو عقل ماری جاتی ہے۔ اس آیت کے پیش کرنے کے ساتھ ہی مصری صاحب رقمطراز ہیں۔ کہ یہ آیت کافروں اور منافقوں کے متعلق ہے۔ اور اس "بشارت" سے مراد "مطلق خبر" ہے۔ اور پھر جھٹ نتیجہ نکال لیا۔ کہ

"قرآن شریف میں لفظ "بشارت" "مطلق خبر" کے معنوں میں ہی استعمال کیا گیا ہے"۔ (ذریت مبشرہ صفحہ ۳۲)

وائے بر عقل مصری صاحب! کہ کفار اور منافقین کے متعلق جن معنوں میں بشارت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ انہی معنوں میں وہ خدا کے مقدس نبی مسیح موعودؑ کو اولاد کے متعلق جو بشارت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لے رہے ہیں۔ یہ ہے مصری صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور یہ ہے ان کی نکتہ رسی اور دقیقہ شناسی ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا ۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر امیر المنافقین کی سخن فہمی کا یہ عالم ہے۔ تو ان چند حاشیہ نشینوں کی سخن فہمی معلوم کاش امصری صاحب نے تفسیر اتقان ہی پڑھی ہوتی۔ تا وہ ایسی فاش غلطی کر کے اپنی روسیاہی کا سامان بہم نہ پہنچاتے۔ اور اپنے نئیں چند منٹ کے لئے اہل علم کا مضحکہ نہ بناتے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانہ کے مجدد کہلاتے ہیں۔ اور ان کا تبحر علمی مسلّم ہے۔ تفسیر اتقان جلد ثانی صفحہ ۴۹ مطبوعہ مصر پر حقیقت اور مجاز کی بحث کے ذیل میں مجاز عقلی کی سولھویں قسم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تسمیۃ الشی باسم ضدہٖ نحو فبشرھم بعذاب الیم والبشارۃ حقیقۃ فی الخبر السار" یعنی مجاز عقلی کی سولھویں قسم یہ ہے۔ کہ کسی چیز کا نام اسکی ضد کے نام پر رکھا جائے۔ جیسے بشرھم بعذاب الیم اور بشارت کا لفظ حقیقی معنوں میں "خوشکن" خبر میں استعمال ہوتا ہے۔

اس حوالہ سے دو باتیں ظاہر ہیں۔ یعنی ایک یہ کہ بشرھم بعذاب الیم میں بشارت کے لفظ کا استعمال مجازاً ہوا ہے۔ اور بشارت کی ضد یعنی (بدخبری) کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور دوسری بات اس حوالہ سے یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ "بشارت" کا لفظ اپنے حقیقی معنوں میں صرف "خوشکن" خبر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

چونکہ کسی لفظ کے مجازی معنوں کے استعمال کے لئے قرینہ صارفہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے آیت زیر بحث میں "عذاب الیم" قرینہ صارفہ ہے۔ اور بشارت کے لفظ کا مجازاً استعمال استہزاء طنز کے لئے ہے۔ نہ کہ "مطلق خبر" دینے کے معنوں میں۔

اگر بشارت کے لفظ کے معنی "مطلق خبر" کے ہوتے۔ تو علامہ جلال الدین سیوطی رح آیت زیر بحث میں اس لفظ کے استعمال کو مجازاً استعمال شدہ قرار نہ دیتے۔

شاید چونکہ مصری صاحب مصر سے پھر آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ علامہ جلال الدین سیوطی کی اس آواز پر بھی کان نہ دھریں۔ کیونکہ آج کل سچائی کی باتوں کا اعتراف ان کے لئے ایک مشکل سا امر ہے۔ اسلئے میں ان کی رہنمائی کے لئے آخری حیلہ استعمال کرتا ہوں۔ یعنی قرآن کریم کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ کہ آیت زیر بحث میں "بشارت" کا لفظ مجازاً استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالے اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے۔

یوم یرون الملئکۃ لا بشری یومئذ للمجرمین ویقولون حجراً محجوراً ۱۹/۱ کہ جس دن مجرم فرشتوں کو دیکھیں گے۔ اس دن ان کے لئے کوئی بشارت نہیں ہوگی۔ اور وہ کہیں گے۔ کہ دوری ہو۔

یہ وقت جبکہ مجرموں کو بشارت ملنے کی نفی کی گئی ہے۔ یا موت کا وقت ہوسکتا ہے۔ یا قیامت کا۔ اگر مصری صاحب یہاں موت کا وقت مراد لیں۔ تو آیت ذیل پر غور کریں۔

ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملئکۃ یضربون وجوھھم وادبارھم وذوقوا عذاب الحریق ۱۵/۳۔ کاش کہ تو دیکھے۔ جس وقت کہ فرشتے کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جلنے کا عذاب چکھو۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ موت کے وقت بھی مجرموں کو عذاب کی خبر ہی دی جائے گی۔

اور خدا اسوقت ان کو بشارت ملنے کی نفی کر رہا ہے۔ جیسا کہ پہلی آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر اگر مصری صاحب مجرموں کے فرشتے دیکھنے کے زمانہ سے قیامت کا وقت مراد لیں۔ تو پھر وہ ذیل کی آیات ملاحظہ فرماویں۔

(۱) اثم اذا ما وقع امنتم بہ الآن وقد کنتم بہ تستعجلون۔ ثم قیل للذین ظلموا ذوقوا عذاب الخلد۔ ھل تجزون الا ما کنتم تکسبون۔ واقعہ ۱۱/۱۔

کیا پھر جس وقت عذاب ہو جائے گا۔ تم اس پر ایمان لاؤ گے۔ اب ایمان لاتے ہو۔ حالانکہ اس سے پہلے عذاب تم جلدی مانگتے تھے۔ پھر انہیں کہا جائے گا۔ جنہوں نے کہ ظلم کیا۔ کہ تم خلد کا عذاب چکھو۔ نہیں جزا دئے جاؤ گے مگر اس چیز کی کہ تم کماتے ہو۔

(۲) یوم یعرض الذین کفروا علی النار۔ اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بھا۔ والیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تستکبرون فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون۔

جس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے (کہا جائے گا) لے گئے تم اپنی نیکیاں اپنی دنیاوی زندگی میں اور تم نے فائدہ اٹھا لیا ان سے۔ اور آج کے دن تم کو ذلت کا عذاب دیا جائیگا۔ کیونکہ تم تکبر کرتے تھے۔ اور نافرمانی کرتے تھے۔

یہ ہر دو آیات بتاتی ہیں۔ کہ قیامت کے دن بھی مجرموں کو عذاب الخلد یا عذاب الھون کی خبر دی جائے گی۔ مگر سب سے پہلی پیش کردہ آیت لا بشری یومئذ للمجرمین میں خدا تعالے نے اس دن ان کو بشارت ملنے کی نفی کی ہے۔

اب مصری صاحب! خدارا ذرا غور کریں۔ کہ اگر "بشارت" کا لفظ عربی زبان میں مطلق خبر کے معنوں میں استعمال ہوتا۔ تو خدا ان دو موقعوں پر یعنی موت اور قیامت کے دن مجرموں کو "بشارت" ملنے کی نفی نہ فرماتا۔ کیونکہ ان موقعوں پر بھی خدا نے ان کو عذاب کی خبر دی ہے۔

اگر مصری صاحب کی پیش کردہ آیت بشرھم بعذاب الیم میں "بشارت" کا لفظ مجازاً بطور طنز کے استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جو مصری صاحب کے نزدیک "خبر" ہے۔ تو پھر تو مصری صاحب کو اپنی پیش کردہ آیت بشرھم بعذاب الیم اور لا بشری یومئذ للمجرمین میں تناقض تسلیم کرنا پڑیگا۔ جس میں وہ کبھی بھی تطبیق نہیں دے سکتے۔ مگر وہ معانی جو ہم نے "بشارت" کے پیش کئے ہیں۔ اس کے لحاظ سے ان ہر دو آیات میں کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوتا۔ اور بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے۔ اس کی تطبیق اس طرح ہوسکتی ہے۔ کہ بشرھم بعذاب الیم میں بشارت کا استعمال مجازاً بدخبری کے معنوں میں ہوا ہے۔ اور لا بشری للمجرمین والی آیت میں بشریٰ کا لفظ اپنے حقیقی معنوں میں یعنی "خوشخبری" کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی موت یا قیامت کے وقت مجرموں کو کوئی خوشخبری نہیں ہوگی۔ بلکہ ان کو عذاب کی ہی خبریں سنائی جائیں گی۔ اور ہر اہل علم جانتا ہے۔ کہ اس طرح کوئی تناقض پیدا نہیں ہوتا۔

پس مندرجہ بالا بیان سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ "بشارت" کا لفظ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی استعمال ہوا ہے۔ وہاں خوشخبری کے معنوں میں ہی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور جب یہ امر ثابت ہو چکا۔ کہ بشارت کا لفظ اپنے حقیقی معانی میں محض خوشخبری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تو اب مصری صاحب اللہ تعالے کے فضل و کرم سے پھر اسی طرح ہماری دلیل کی گرفت میں ہیں۔ اور ہماری دلیل پہلے کی طرح مضبوط چٹان کی صورت میں قائم ہے۔ اور ہم اب پھر مصری صاحب کو کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ ان کا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض بشارات کا مصداق تسلیم کرنا انہیں ان کے موجودہ قابل اعتراض رویہ میں جو انہوں نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ ہرگز حق بجانب قرار نہیں دیتا۔ بلکہ انہیں مجرم گردانتا ہے۔ کیونکہ خدا جب بھی کسی نبی کے لڑکے کو مبشر قرار دے۔ تو پھر اس کا صالح اور پاک ہونا ضروری امر ہے۔ ورنہ خدا کی بشارت نبی سے تمسخر کے مترادف بن جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے۔

اس دلیل کے زور کو مصری صاحب نے محسوس کرتے ہوئے ہی یہ ہاتھ پاؤں مارے تھے۔ کہ بشارت کے معنی مطلق خبر کے ہیں۔ نہ کہ خوشخبری کے۔ کیونکہ وہ سمجھ سکتے تھے۔ کہ اگر بشارت کے معنے خوشخبری ہی ہوں۔ تو پھر جو قدم میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلاف اٹھایا ہے۔ وہ نادرست ثابت ہوگا۔ اور کوئی معقول انسان مجھے حق بجانب قرار نہیں دے سکے گا۔ اسی لئے انہوں نے نہایت تکلف سے کام لیتے ہوئے یہ بات بنائی۔ مگر اب ان کو کس قدر رنج ہوگا۔ جبکہ وہ یہ معلوم کریں گے۔ کہ ان کی یہ بیل بھی منڈھے نہیں چڑھ سکی۔ اور "بشارت" کو "مطلق خبر" قرار دینے میں انہوں نے جو ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ وہ انہیں محض ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کا مصداق ثابت کر رہے ہیں۔ کاش وہ اب بھی سمجھ جائیں۔

مصری صاحب نے "بشارت" کو "مطلق خبر" قرار دے کر ایک ایسی عامیانہ بلکہ جاہلانہ بات کی ہے۔ جس پر طفل مکتب بھی ہنسیں گے۔ کیونکہ عربی اور اردو زبان میں بشارت کے لفظ کا استعمال اپنے حقیقی معنوں میں خوشخبری کے لئے ہی شائع اور متعارف ہے۔ "بدخبری" میں اس کا استعمال مجازاً اور طنزاً ہی ہوسکتا ہے۔

چنانچہ زید اگر بکر کو اس کے لڑکے کی موت کی خبر دے اور کہے۔ کہ یا بکر انا ابشرک بموت ابنک۔ اے بکر میں تمہیں تمہارے لڑکے کے مرجانے کی بشارت دیتا ہوں۔ تو بالکل ممکن ہے۔ کہ بکر یہ بات سنکر زید سے دست و گریبان ہو جائے۔ اور اس کا سر پھوڑنے کے لئے تیار ہو۔ اور اسکی چندیا کی مرمت اپنے نرم نرم جوتے سے

کر ڈالے اور کہے کہ اسے بے وقوف و احمق انسان۔ میرے لڑکے کے متعلق موت جیسی بدخبر کو تم میرے لئے "بشارت" قرار دیتے ہو۔ تف ہے تمہاری عقل پر۔ اور حیف ہے تمہاری سمجھ پر۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی کسی کے لڑکے کی موت پر اسے مبارکباد دے۔

اگر مصری صاحب کو ہماری اس بات کا یقین نہ ہو۔ اور اسے غلط سمجھتے ہوں۔ تو وہ خود اس نسخہ کو تجربہ میں لا سکتے ہیں۔ شاید وہ اسی طرح حقیقت کو پالیں۔ اور بشارت کے معنی سے باخبر ہو جائیں کیونکہ تجربہ بہترین استاد ہوتا ہے۔ اور اگر اس پر بھی انہیں سمجھ نہ آئے۔ تو پھر ان کی عقل کا جنازہ اٹھ جانے میں کیا کسر باقی ہوگی۔

(باقی پھر انشاء اللہ)

(آپ کا حقیقی خیر خواہ محمد بشیر کوروال)

رپورٹ تبلیغ مشن ہائے تحریک جدید بیرون ہند

(کوبے) جاپان مشن

مولوی عبد الغفور صاحب جالندھری محررہ ۲۵ ۱/ہ ڈ ڈائری ۲۱ ۱/ہ تا ۲۵ ۱/ہ) عرصہ زیر رپورٹ میں سن رائیز اور فاروق کے مضمون لکھے جاپانی پڑھی مسٹر یوسف کے ہاں کھانے پر گیا۔ مسٹر حسین سے ملاقات ہوئی۔ جو چشموں کا کام کرتے ہیں۔ ان سے جنت و دوزخ کی حقیقت کے متعلق گفتگو کی۔ مسٹر یوسف نے قربانی کے متعلق سوال کیا۔ کہ مکہ میں اس قدر جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ کہ گوشت کو زمین میں دبانا پڑتا ہے۔ اور کہ کیوں اچھے بھلے جانور کو ہم مار دیتے ہیں۔ کیا اچھا ہو۔ کہ ہم یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دیں۔ مسٹر رلیا گوجی ملنے کے لئے تشریف لائے۔ مسٹر شمیزو کی بیمار پرسی کی۔

(قاہرہ) مصر مولوی محمد الدین صاحب محررہ ۲۷ ۱/ہ۔ بعض خاص وجوہات کی وجہ سے عام مجالس میں نہیں آ سکا۔ ہفتہ دو ہفتہ دوستوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ اتوار اور جمعرات۔ مختلف مضامین مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ دوست تیار کر کے بیان کرتے ہیں۔ بعض دوست اردو فارسی مجھ سے پڑھتے ہیں۔ بعض ذی حیثیت لوگ زیر تبلیغ ہیں۔

سنگاپور۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز مکتوب ۲۶ ۱/ہ (ڈائری ۱۸ ۱/ہ تا ۲۵ ۱/ہ) لکھتے ہیں۔ روز مرہ کے معمولہ کام ہوئے۔ علاوہ ازیں ایک دوست نور احمد جو ہندوستان کے باشندہ تھے۔ غلطی سے ہماری انجمن میں آگئے۔ یہ معلوم ہونے پر کہ یہ انجمن احمدیہ ہے۔ سخت گھبرائے۔ لیکن ایک ہفتہ ٹھہرے رہنے کے بعد احمدی ہو گئے۔ اب ہندوستان واپس جا رہے ہیں۔

انہوں نے نماز تہجد وغیرہ شروع کر دی۔ اور بہت تبدیلی پیدا کی ہے۔ سلیمان صاحب آئے۔ انہوں نے مضمون دکھایا۔ جو میٹنگ کے لئے لکھا تھا۔ وہ جمعہ کے دن سارا دن یہیں رہے۔ اور دوست بھی آئے تھے۔ ایک بات جس کی طرف سلیمان صاحب نے توجہ دلائی یہ تھی۔ کہ ان کی پانچ لڑکیاں اور ایک بہو ہے۔ گویا چھ نوجوان اور کنواریاں ہیں۔ ان کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔ ابھی تک کوئی عورت ایسی نہیں ملی۔ جو ان کو تعلیم دے۔ ۲۰ رجنوری عید الضحیٰ کا دن تھا۔ عید کی نماز کے بعد قربانی کی حکمت پر خطبہ دیا۔ سلیمان صاحب کا تعارف دوستوں سے کروایا۔ ۲۱ ۱/ہ کو سلیمان صاحب کو ملنے گیا۔ جہاں چھ سات آدمیوں کو تبلیغ کی۔ ۲۲ ۱/ہ کو ایک ملائی اور اسکی بیوی کو تبلیغ کی۔

۲۳/۲۴ رجنوری کو چند آدمیوں کو تبلیغ کی۔ ایک پولیس کا انسپکٹر ملنے کو آیا۔ پشاور کا رہنے والا ہے۔ درخواست دعا اپنے اور یہاں کے لوگوں کے لئے۔ (ناظم تبلیغ تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام

(خاکسار پرائیویٹ سکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرّب ادویہ

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت مؤثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد } باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں کمی آچکی ہو۔ اسکی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر جس امساک وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دے گا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۵ خوراک ۱۲ر تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ (عہ ر)

المشتہر :۔ (لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

نو دجام عشق مردہ جسم میں جان ڈالنے والی دوا ہے۔ عام طور پر لوگ ایسی دواؤں میں گھٹیا قسم کی کشمیری کستوری اور معمولی قسم کا زعفران ڈال کر تیار کر لیتے ہیں۔ مگر یہ بات میرے اصول کے خلاف ہے۔ میں اعلیٰ درجہ کی قیمتی کستوری درجہ اول اور ایرانی زعفران درجہ اول سے یہ دوا تیار کرتا ہوں۔ اس کے متعلق مکرم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول و سابق مبلغ انگلستان کی شہادت پہلے چھپ چکی ہے۔ ایک روپیہ کی ایک درجن گولیاں نصف قیمت میں۔ یہ رعایت عارضی ہے۔ یعنی جب تک کہ وہ سٹاک موجود ہے۔ جو جلسہ سالانہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ فہرست مفت طلب کریں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

وصیتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ع ۵۵۲۳ ۔ منکہ عیدا ولد شرف دین پیشہ دھوبی عمر ۹۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن قادیان دار البرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ دار البرکات مع چوبارہ اندازاً قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور ایک قطعہ زمین واقعہ دار البرکات مشرقی دس مرلہ قیمتی اندازاً ایک صد روپیہ۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمد کوئی نہیں ہے۔
العبد:۔ عیدا بقلم خود۔ گواہ شد عبد الکریم بقلم خود پسر موصی۔ گواہ شد۔ احمد دین بقلم خود پسر موصی۔

ع ۵۵۲۶ ۔ منکہ غلام احمد فرخ ولد شیخ غلام قادر صاحب قوم ککے زئی پیشہ تبلیغ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ مجھے بطور مبلغ -/-/۳۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ بوجہ وقف زندگی پندرہ روپے فی صدی ادا کرتا رہوں گا۔ اگر قواعد کے مطابق اس میں کوئی کمی بیشی ہوئی۔ تو اس کے مطابق ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ محمد طفیل خاں عفا اللہ عنہ بقلم خود ٹیچر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

ع ۵۵۲۷ ۔ منکہ قمر الدین ولد چودھری بدر دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پچیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط
العبد۔ قمر الدین ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد مرزا منیر احمد۔ گواہ شد محمد ابراہیم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

ع ۵۵۴۴ ۔ منکہ پیر محمد ولد ابراہیم قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن چک ۱۵۲ ڈاکخانہ ہارون آباد ضلع بہاول نگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔
ایک مربعہ چک نمبر ۱۵۲ ضلع بہاول نگر جس کی قسطیں ابھی ادا کر رہا ہوں۔ اور ۵ کنال واقعہ رسول پور کلاں ضلع جالندھر ایک مکان ۵ مرلہ جس کے نصف کا میں مالک ہوں۔ جس کی مالیت یعنی زمین و مکان کی چار صد روپیہ اندازاً ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مربعہ مذکور کی آمد کا دسواں حصہ بھی دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:۔ پیر محمد بقلم خود۔ گواہ شد چودھری فتح محمد سکرٹری مال۔ گواہ شد عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ع ۵۵۰۹ ۔ منکہ عبد الحمید ولد عبد الکریم قوم انصاری پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/-/۲۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط
العبد:۔ عبد الحمید کلرک آرسنل کوئٹہ کلوڈنگ گروپ (بلوچستان) گواہ شد شیخ فضل حق تاجر کتب کوئٹہ۔ گواہ شد عبد المجید عاجز سکرٹری وصایا بی۔ ڈبلیو۔ ایس ایکس پنس سٹور آرسنل کوئٹہ۔

ع ۵۱۲۹ ۔ منکہ مرزا امیر احمد ولد مرزا ولایت بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر قریباً ساڑھے بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ -/-/۳۵ روپے پر ہے۔ میں انشاء اللہ اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔
العبد مرزا امیر احمد معرفت حسن خاں بلڈنگ سولجر بازار کراچی۔ گواہ شد عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد عبد الکریم احمدی عفا اللہ عنہ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کراچی۔

ع ۵۵۴۶ ۔ منکہ (خان بہادر) مولوی غلام حسن ولد جہان خاں قوم افغان نیازی ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں جو کچھ تھی وہ اپنی اولاد پر تقسیم کر کے ان کو قبضہ دے چکا ہوں۔ میری آمدنی اس وقت پچیس روپے ماہوار ہے۔ اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔
العبد:۔ (خان بہادر) غلام حسن ۱۴ ر فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ھش۔ گواہ شد مرزا بشیر احمد۔ گواہ شد عبد القادر مبلغ سلسلہ احمدیہ عفی عنہ۔

عام خبروں کا انتخاب

—— لنڈن ۱۳ ر فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنوبی بحر اوقیانوس میں جرمنی کے ایک ۷۰۰۳ ٹن وزنی جہاز نے خود کشی کر لی۔ کیونکہ ایک برطانی جہاز اس کا مقابلہ کر رہا تھا۔ اور اس کا بچ نکلنا محال تھا۔ ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس کے جہازیوں کا کیا انجام ہؤا۔

—— اس ہفتہ برطانیہ اور غیر جانبدار ملکوں مثلاً ناروے۔ سویڈن اور ہالینڈ کے بھی متعدد جہاز غرق ہوئے۔

—— لنڈن ۱۳ ر فروری۔ جاپانی شہنشاہیت کی ۲۶۰۰ ویں سالگرہ کے موقعہ پر ملک معظم نے شاہ جاپان کو مبارکباد کا برقیہ روانہ کیا۔

—— لنڈن ۱۴ ر فروری۔ فن لینڈ ہائی کمان کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل سر توڑ حملہ کے بعد روسیوں نے چند فن چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی حملہ کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اور فن لینڈ کے دوسرے محاذوں پر روسیوں کو کافی نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا قابل تقلید اسوہ حسنہ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں سال ششم کا وعدہ ۲۲۶۲ روپیہ جو سال سوم کی ادا شدہ رقم پر تیس فی صدی اضافہ کے ساتھ ہے۔ فرمایا۔ اور یہ رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دسمبر ۱۹۳۹ء کے پہلے ہفتہ میں تحریک جدید کے خزانہ میں داخل فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرة
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اسوہ حسنہ احباب کرام کے پیش کرتے ہوئے گذارش ہے۔ کہ وہ احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ چندہ جس قدر جلدی ان کی طرف سے ادا ہو جائے۔ اسی قدر ان کو زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ اب ادا کرنے والے احباب آخر میں دینے والوں سے دس ماہ کا عرصہ زیادہ ثواب لیتے رہیں گے۔ پس وہ احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقلید میں اپنا وعدہ جلد تر پورا کریں۔ اور وہ احباب جن کا وعدہ دسمبر۔ جنوری یا فروری میں دینے کا ہے۔ وہ بھی اپنے وعدہ کو ان ایام میں پورا کریں۔ تا جہاں ان کا وعدہ ایفا ہو جائے۔ وہاں ان کو ابتدائے سال میں ادا کرنے کی وجہ سے ثواب بھی زیادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خاں مولوی فاضل پرنٹر کے چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)